بنیاد اعتقاد

مصنفہ حجۃ الاسلام جناب مفتی السید محمد عباس صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ

بسعی احقر الزمن سید ریاض الحسن موسوی تاجر کتب چوک لکھنؤ

در مطبع حسینی بازار راجہ لکھنؤ طبع شد

تعداد طبع ...... (۱۰۰۰)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد از سپاس و حمد خداوند کبریا — نعت و درود سید سردار انبیا

تعریف و مدح حیدر کرار کیجیے — وصف و ثنائے عترت اطہار کیجیے

لکھتا ہون اسکے بعد کچھ اب دین کے اصول — یعنی طریق پیروی عترت رسول ؐ

ماہر زبان ہند سے واللہ مین نہین — ہندی کے روزمرہ سے آگاہ مین نہین

تازی و فارسی کی تو کچھ مشق بھی ہوئی — ہندی کی مجکو فکر نہ ابتک کبھی ہوئی

شاعر کبھی تو ذکر خط و خال کرتے ہین — گاہے ثنا بہ آرزوے مال کرتے ہین

ہے ذکر اس رسالہ مین اصل اصول کا — بنیاد اعتقاد اسے کہیے تو ہے بجا

جو کچھ ہوا ہے نظم بقصد ثواب ہے — اطفال اور نسا کے لیے یہ کتاب ہے

منظور علم و فضل کا اظہار کچھ نہین — تعریف مجکو خلق کی درکار کچھ نہین

معنون کا ہے خیال کہ کذب و خطا نہو — الفاظ مین تناسب شعری ہو یا نہ ہو

ہوتا نہین شمار مری سیئات کا — شاید یہی وسیلہ ہو میری نجات کا

آیا ہے چند بیت مین کچھ ذکر اہلبیتؑ ہو جائے گر قبول تو کافی ہی ایک بیت

لکھنا ہی میرا کام ترا کام فہم ہی کرتا ہون وہ کلام کہ جو عام فہم ہی

اس سے غرض نہین ہی کہ بیجا سخن نہو نے اس سے ہی مفاد کہ اظہار فن نہو

تصنیف کم سنی مین کیا اس کتاب کو یہ ہدیہ روبیہ دیا شیخ و شاب کو

دیکھے بہت رسالے حدیث و کلام کے لکھے ہین چند حرف مناسب مقام کے

گر ترجمہ مین مجھ سے ہوئی ہو خطا کہین اصلاح کی امید ہی خوردہ کی جا نہین

ہے کون سا بشر کہ مبرا خطا سے ہی عصمت فقط عنایت و لطف خدا سے ہی

توحید

پہلے خدا کو جان کہ کیا اسکی ذات ہے ہستی یہ جسکی شاہد کل کائنات ہے

خالق ہی لامکان ہی بدن سے بنا نہین زندہ ہی اسکی ذات کو ہرگز فنا نہین

قادر ہر ایک چیز پہ ہی چاہے جو کرے پیدا ہزار ایسے جہان چاہے تو کرے

سنتا ہی دیکھتا ہی نہ بہ آنکھ کان سے کرتا ہے وہ کلام نہ لیکن زبان سے

دانا ہر ایک امر کا ہی بیخبر نہین تنہا ہی لاشریک ہی آتا نظر نہین

کچھ شک نہین ہی ارض و سما کے وجود مین پھر شک و شبہہ کیا ہی خدا کے وجود مین

کیونکر ہو کام فاعل مختار گر نہو بنتا نہین مکان کوئی معمار گر نہو

یہ ماہ و آفتاب و زمین و فلک دلا پیدا ہوے ہین آپ سے کیونکر کہون بھلا

صحرا و کوہ و معدن و دریا کو دیکھئے صنعت طرح طرح کی ہی جس جا کو دیکھئے

پھولون مین بوٹیون مین یہ کیا آب و رنگ ہے حیرت ہی جسکو دیکھ کے اور عقل دنگ ہے

صنع خدا یہ ساری خدا کی گواہ ہے انسان تو خود نمونہ صنع الہ ہے

محتاج اپنے غیر کا خالق کو گر کہو
پھر فرق کچھ بھی خالق و مخلوق مین نہو

بے مثل و بے نیاز اُسے جانتے ہین ہم
دیکھا نہین ہی عقل سے پہچانتے ہین ہم

ہوتا اگر شریک و شبیہ خدا کوئی
اپنا رسول وہ بھی یہان بھیجتا کوئی

سُورج پہ آدمی کی ٹھہرتی نہین نظر
دیکھے خدائے پاک کو کسطرح سے بشر

عدل

راضی نہین ہے کفر و گناہ و فساد کا
کرتا ہی قصد خیر کا اور عدل و داد کا

مسئلہ عینیت صفات

ہی علم اُسکو قبل ہی سب کائنات کا
زائد نہین ہی ذات پہ ہی عین ذات کا

صورت ہمارے دل مین جو آتی ہی خیر کی
آنے سے اسکی ہوتی ہی صورت تمیز کی

ہوتا نہین بغیر تصور کے علم شئے
علم خدا مین اسکی فقط ذات کافی ہی

جبتک نہ آئی صورت علمیہ ذہن مین
ہوتا نہین ہی علم کسی چیز کا ہمین

لیکن خدا کے علم مین یہ بات کچھ نہین
صورت نہین نہ ذہن بجز ذات کچھ نہین

صورت یہان یہ کشف جو اسرار کرتی ہی
خالق کی ذات پاک وہی کار کرتی ہی

قوت ہماری ذات پہ زائد ہی بیگمان
ہو جائین جب مریض تو قوت رہی کہان

ذات خدا سی قوت و قدرت نہین جدا
کرتا ہی اپنے ذات سی افعال سب خدا

کرلے قیاس اسیطرح اے طبع نکتہ رس
عینیت صفات کے معنی یہی ہین بس

مسئلہ جبر و اختیار

بندون کو نیک و بد سے خبردار کر دیا
تفویض کی نہین ہی نہ بیکار کر دیا

بندے کو اختیار دیا ہے امور پر
کرتا نہین عذاب کسی بے قصور پر

گذرے ہین گرچہ علم الٰہی مین خیر و شر
اُن کامون مین قضا و قدر کا نہین اثر

تاثیر گر قضا کی ہو ہر کار و بار مین
کاہیکو پھر عذاب ہو دار القرار مین

قائل سے حکم کاہیکو ہو انتقام کا
کیا عیب ہے جہان مین فعل حرام کا

لیکن امور خیر مین توفیق ہوتی ہے
لطف خدا نہ ہوئے تو تعویق ہوتی ہے

تقدیر ایک وہ ہے جو ٹلتی نہین کبھی
تدبیر اُسکے سامنے چلتی نہین کبھی

اور دوسرے کے حکم مین تغیر ہوتی ہے
جو کار نیک کیجئے تاثیر ہوتی ہے

نبوت

پیدا کیا ہے ہمکو عبادت کیواسطے
بھیجا پیمبرون کو ہدایت کیواسطے

پیغمبرون پہ سہو و خطا کچھ روا نہین
کوئی گناہ عمر بھر اُن سے ہوا نہین

قرآن مین جن پیمبرون کے نام ہین لئے
اِن سب کا اعتقاد بہ تفصیل چاہیئے

اور جنکا ذکر حق نے مفصل کیا نہین
اِن سب کا نام جاننا لازم ہوا نہین

توراۃ حق نے حضرت موسیٰ کو کی عطا
انجیل دی مسیح کو قرآن ہمین دیا

داؤد کی کتاب الٰہی زبور ہے
اِن چارونکا یقین بھی ہمکو ضرور ہے

اب ذکر مصطفےٰ کا کرون آب و تاب سے
بہتر جہان مین کوئی نہین اُس جناب سے

منسوخ اُن سے ہوگئے سب دین سر بسر
تا حشر اُن کا دین رہے گا زمین پر

اعجاز سے جو جانب مہتاب رخ کیا
اِک انگلی کے اشارے سے دو ٹکڑے کر دیا

معراج اُس مکان مین ہوئی آسمان پہ
جبریل کا گزر بھی نہ تھا جس مکان پر

قرآن بھی معجزہ ہے جناب رسول کا
ہے اُس مین آب و رنگ رسالت کے پھول کا

لبریز ہے تمام خبرہائے غیب سے
خالی ہے مثل ذات خدا عیب و ریب سے

ہے وہ فصاحت اُنھین کہ جو تا جواب ہے — لاریب یہ کتاب خدائی کتاب ہے
اجداد مصطفےٰ کے موحد تھے سب کے سب — کرتے تھے اپنے طور پہ وہ بندگی رب
والد علیؑ کے نام ابوطالبؑ اُن کا تھا — مُسلم تھے اور ناصر پیغمبرؐ خدا

ذکر امامت

جب مصطفیٰ نے دار فنا سے سفر کیا — حیدرؑ کو اپنے بعد امیر بشر کیا
فرمایا چھوڑے جاتا ہون مین اہلبیت کو — جو انکی راہ پر ہو وہ گمراہ کبھی نہو
مشہور ہے حدیث بھی خم غدیر کی — ظاہر خلافت اُس سے ہے حضرت امیر کی
اخبار بیشمار ہین لکھون مین تا کجا — حاصل یہ ہے کہ کہتے تھے پیغمبر خدا
ہے میرے بعد تم پہ سراسر علی کا حکم — جسپر ہے میرا حکم ہے اُس پر علیؑ کا حکم
ہارون کا جو مرتبہ موسیٰ کے بعد تھا — ہے وہ ہی میرے بعد علیؑ کا بھی مرتبہ

ذکر امام اوّل

پہلے امام شیعون کے ہین مرتضےٰ علی — جنکو پکارتے ہین مصیبت مین یا علیؑ
وہ مصطفےٰ کے بھائی ہین داماد اور وزیر — ہین علم و زہد و جود و سخاوت مین بے نظیر
جو کچھ کہا خدا نے نبیؐ نے بیان کیا — جو راز تھا نہان وہ علی نے عیان کیا
وہ ہے علیؑ کہ جس کا سلونی کلام تھا — سینہ مین جسکے علم لدنی تمام تھا
نازل ہوا ہے شان مین حضرت کے ہل اتیٰ — جبریلؑ نے انھین کے کہا حق مین لافتیٰ
تھے مصطفےٰ کے لب پہ مناقب امیر کے — قرآن مین بھرے ہین مراتب امیر کے
تنہا لڑے ہین آپ ہمیشہ ہزار سے — قائم کیا ہے دین نبیؐ ذوالفقار سے
حیدرؑ وہ ہے کہ دست خدا جسکا ہے علم — جس نے کہ دوش پاک نبیؐ پر رکھا !

نفس نبی ہے دین کا شہنشاہ ہے وہی
غالی کا ہے گمان کہ اللہ ہے وہی

ہے گرچہ یہ گمان غلط کفر ہے غلو
لیکن نہین علیؑ کے فضائل مین گفتگو

بندے تھے وہ خدا کے اگرچہ خدا نہ تھے
حق اُنکے ساتھ تھا کہ وہ حق سے جدا نہ تھے

حیدرؑ وہ تھے کہ کرتے تھے جو طاعت خدا
دہشت سے کانپتا تھا بدن سر سے تا بہ پا

مطلق خبر نہ رہتی تھی اعضائے جسم سے
نزدیک تھا کہ روح نکل جائے جسم سے

شق کرکے جسم پاک کو پیکان نکال لی
حضرت کو کچھ خبر نہ ہوئی اپنے زخم کی

عبد الحمید معتزلی کا یہ کلام ہے
کرتا ہے مدح شاہ کی اچھا کلام ہے

کہتا ہے کیا رقم کرون حیدرؑ کی شان مین
آتے ہین کب علیؑ کے فضائل بیان مین

اعدا کہا کئے ہین بُرا اُن کو سالہا
کرتا تھا جو کہ مدح علیؑ مارا جاتا تھا

سچی تو یہ حدیثین نہ پڑتی تھین کان مین
جھوٹی حدیثین بنتی تھین غیرون کی شان مین

حضرت کا رتبہ دوست و دشمن چھپاتے تھے
وہ بغض و دشمنی سے تو یہ خوف جان سے

اس پر بھی کیسا شہرۂ فضل و کمال ہے
شمع خدا کو گُل کرے کس کی مجال ہے

روشن ہے اُنکے نور سے کون و مکان ہنوز
پُر ہے ثنا سے اُنکی زمین و زمان ہنوز

دشمن تھے ان کے عائشہ[لعہ] بوبکر[لعہ] اور عمر[لعہ]
عثمان اور معاویہ ان سب پہ لعن کر

ملجم کا بیٹا محو تھا عشق قطام مین
حیدرؑ کو اُسنے مارا ہے ماہ صیام مین

حضرت نے اُسکے ساتھ بدی کی تھی کچھ نہین
لعنت ہے اُسپہ سب سے شقی تر تھا وہ لعین

ذکر عائشہ

دی تھی خبر رسول علیہ السلام نے
ازواج سے کہا تھا یہ خیر الانام نے

تم مین سے ایک لڑنیکو حیدرؑ سے جائیگی
آواز سگ مقام مین حوأب آئیگی

جو اسکا ساتھ دیتے وہ ہوتے سب ہلاک ۔ پھر عائشہ سے کہنے لگے رہو خوفناک

باہر نہ میرے بعد کہین گھر سے جائے تو ۔ ایسا نہو کہ لڑنے کو حیدرؑ سے جائے تو

عثمان سے ہمیشہ تھی نالان عائشہ ۔ دیتی تھی اُسکے قتل کا فرمان عائشہ

جب قتل وہ ہوا تو طرفدار بن گئی ۔ لڑنے علیؑ سے چھوڑ کے اپنا وطن گئی

تھے ساتھ اس ضعیفہ کے ملعون کئی ہزار ۔ سب فوج گرد تھی وہ اُونٹ پر سوار

حوأب کے کُتے عوعو فریاد کرتے تھے ۔ یہ سگ نہ کچھ سمجھتے تھے بیداد کرتے تھے

زخمی ہوا شتر بھی بہت تیر چھن گئے ۔ پانون کٹے جو اُسکے لعین پانون ننگے

ذکر طلحہ و زبیر

طلحہ زبیر دونون بڑے نابکار تھے ۔ دشمن علیؑ کے عائشہ کے دوستدار تھے

پہلے تو آکے دونون نے بیعت علیؑ سے کی ۔ پھر عائشہ سے ملکے عداوت علیؑ سے کی

ساتھ اُسکے آئے لڑنے کو حیدرؑ سے وہ شقی ۔ سُنی یہ جانتے ہین کہ تھے دونون جنتی

ذکر ابوبکر و عمر

جب مبتلا ہوے مرض الموت مین نبیؐ ۔ اِک فوج جنگ روم کی جانب روانہ کی

سرداری کا اُسامہ کو نام و نشان دیا ۔ بوبکر اور عمر کو بھی ساتھی روان کیا

چاہا کہ شہر پاک رہے بغض و کینے سے ۔ جو دشمن علیؑ ہین وہ نکلین مدینے سے

تا بعد اِنتقال رسالت مآبؐ کے ۔ رخنہ نہوئے مرتبہ مین بوترابؑ کے

کہتے رہے رسولِ خدا جلد جائین سب ۔ اور جو نہ جائے لعن خدا اُسپہ اور غضب

تا مرگ مصطفٰےؐ کی زبان پر یہی رہا ۔ کب سُنتے تھے کلام پیمبرؐ وہ اشقیا

جانا کہ اب نبی کا دم واپسیں ہے
جو شہر میں رہیں تو خلافت ملے ہمیں
آخر رہے رسولؐ کی لعنت قبول کی ہو
دیتے تھے غسل نعش مطہر کو مرتضےٰ
بوبکرؓ اور عمرؓ تھے کچھ اور ہی خیال میں
چھپتا تھا ایک قوم کا دوڑے اُدھر وہیں
یہاں اہلبیت میں غم و ماتم ہوا کیا
توڑا کسی کی تیغ کو گالی کسی کو دی
کہتا رہا اسامہ کہ تجکو ہے مجھ سے کام
سنتا تھا کب کسی کی ابوبکرؓ بے حیا
چھینا علےؑ کے حق کو بنا وہ شقی امام
تا زندگی فاطمہؑ گھر میں رہے علےؑ
پہلے تو کچھ تھا پاس رسالتؐ پناہ کا
سب جانتے تھے مرتبہ حضرت امیرؑ کا
کہتا تھا خود کہ ترک کرو مجکو تم کہیں
لیکن لگا جو مرنے خلافت عمرؓ کو دی
جس روز جانشین نبیؐ وہ لعین ہوا
کچھ خوف تھا نہ اسکو جناب رسولؐ کا
جب حضرت رسولؐ کا تھا وقت آخری

ہرگز نہ اس مرض سے بچیں گے یقین ہے
روئے زمین کی ساری حکومت ملے ہمیں
دی بعد مرگ روح کو ایذا رسولؐ کی
کرتے تھے دفن و کفن پیمبرؐ تو مرتضےٰؑ
گر ہوتے تھے شریک مصیبت کے حال میں
تدبیر تھی یہی کہ خلافت ملے کہیں
بوبکر کو عمر نے خلیفہ بنا دیا
روندا کسی کو پانوں سے بیعت بزور لی
ہے زیر حکم میرے کہاں ہے بنا امام
کیا ڈر کسی کے طعن سے مطلب تو مل گیا
جب تک جیے امام رہے غم میں صبح و شام
بعد از رسولؐ ان سے بھی بیعت عمر نے لی
پھر کون تھا کہ ہوتا مددگار شاہ کا
چھپتا کہیں بھی نور ہے بدر منیر کا
ہوتے علیؑ کی تم سے فضیلت مجھے نہیں
تا بعد مرگ کے بھی پہنچتی رہی بدی
شیطان کو خوشی ہوئی برباد دین ہوا
کرتا تھا کب لحاظ علےؑ و بتولؑ کا
مانگی قلم دوات عمرؓ نے نہ دینے دی

فرمایا تھا کہ لکھوں گا مین ایسے امر کو
کہنے لگا خلیفہ کہ شدت ہی درد کی
سمجھا علی کو کرتے رہے ہین سدا وصی
القصہ بعض کہتے تھے لادو قلم دوات
اصحاب مصطفیٰ مین عجب شور و غل ہوا
حضرت نے حال دیکھا ہوئے کچھ اداس سے
دیکھو تو کفر و بے ادبی کے کلام کو
مشہور ہے جہان مین خلق محمدی
لیکن عمر سے خلق نبی کا بھی تنگ تھا
ابن ابی الحدید نے ہی اس طرح لکھا
لکھتے ہین سنیون کے محدث بڑے بڑے
مانع اس امر کے ہوے سردار انبیا
تھی جاری اس پلید کی عادت اسطرح
سنت پہ اپنی قایم دوایم تھا وہ خبیث
جمع الجوامع ایک سیوطی کی ہے کتاب
اک شخص تھا نماز حق بے نیاز مین
اُس نے کہا اشارے سی بیٹھ اس مقام پر
کسوجہ سے نماز مین ایذا یہ مجکو دی
اُس شخص نے کہا کہ عبث تو ہوا خفا

تاجسکے بعد تمکو ضلالت کبھی نہ ہو
بیہودہ واہیات یہ باتین ہین مرد کی
لکھدین گے صاف ہوئے خلیفہ مرا علی
بعضون نے مان لی عمر بے حیا کی بات
گویا کہ چوک خانہ بختم الرسل ہوا
غصہ سے تب کہا کہ اٹھو میرے پاس سے
ناخوش کیا رسول علیہ السلام کو
قرآن مین جسے کہ بزرگی خدا نے دی
کتا تھا یا خنگ تھا دل تھا کہ سنگ تھا
ہوتا تھا جب خلیفہ خفا کاٹ کھاتا تھا
پیشاب کر رہا تھا خلیفہ کھڑے کھڑے
لیکن نہ انکے قول پہ اُس نے عمل کیا
کھنا ہی ہی دبر کی حفاظت اسی طرح
لکھی ہی سنیون کی کتابون مین یہ حدیث
لکھی ہے اسمین نقل یہ سن جو ہے تاب
کوڑا اسے عمر نے لگایا نماز مین
جب پڑھ چکا نماز تو بولا کہ اے عمر
بولا کہ بعد عصر نماز اور کیون پڑھی
پڑھتے تھے یہ نماز اسی وقت مصطفیٰ

بہ حیثیت ہے یہ اُن سے نہ پوچھا کہ اولی
بدعت ہی یہ عمر کی نبیؐ نے پڑھی نہین
کوڑے سے مارنا بھی عمر کا شعار ہے
مارا ہے تازیانہ شقی نے بتول کو
دروازۂ علیؑ پہ جو وہ شعلہ خو گیا
توڑا در مدینۂ علم نبیؐ کا در
نار یکو خوف آتش عقبےٰ کا کچھ نہ تھا
آل نبیؐ پر گروہ نہ کرتا یہ ظلم و جور
جبتک رہا تو کھاتا تھا مشکل جو پڑتی تھی
آثار موت اپنے جو آئے اُسے نظر
اُنہین کیا شمار جناب امیرؑ کو
عثمان کے شریک تھے اُنہین سے دو شقی

پڑھتے تھے کب نماز تراویح کو نبیؐ
تعزیر کا وہ آپ سزاوار تھا کبھی
منشا ہر ایک شر کا وہی نابکار ہے
ایذا اسے پہنچے ہوتی ہے ایذا رسولؐ کو
آنے مین کچھ جو دیر ہوئی آگ ہو گیا
سرگرم اسپہ تھا کہ جلائے علیؑ کا گھر
پاس و لحاظ فاطمہؑ زہرا کا کچھ نہ تھا
جرأت نہ اہلبیت پہ کر سکتا کوئی اور
ہوتا عمر ہلاک نہ ہوتے اگر علیؑ
ٹھہرائے مشورے کو خلافت کے چھ نفر
محروم پھر بھی رکھا نبیؐ کے وزیر کو
ملکر کے ان لعینون نے بیعت بدولی

عثمان بنا خلیفہ تو ممبر پر چڑھ گیا
ممبر پہ جا کے بیٹھا نبیؐ کے مقام مین
کہنے لگا کہ دو تو خلیفہ جو پہلے تھے
قوّال تھے وہ دونوں کہ باتین بناتے تھے
ہر چند کوئی خطبہ بنایا نہین ہے اب

ابوبکر اور عمر سے بھی رتبہ مین بڑھ گیا
ہونے لگی زبان کو لکنت کلام مین
خطبہ درست کر کے وہ لاتے تھے پہلے سے
میری طرح سے فعل نہ ان سے بن آتے تھے
بعد اسکے خطبہ اور دنون ہین سنوگے سب

خطبہ نہ پڑھ سکا یہی کہکر اوتر گیا
قوم بنی اُمیّہ سے یہ نابکار تھا
بوجہکہ دوستدار رسالت پناہ تھا
جنسے کہ مصطفےٰ کو نہایت ملال تھا
مروان ایک دشمن خیر الانام تھا
پیغمبر صلعم خدا کا چڑاتا تھا منہ شقی
کی بد دعا ہوئے جو خفا سرور زمن
دولتسرا مین جاتے تھے جب سید انام
حجرے کے پاس جاکے وہ سنتا تھا کان دھر
ہرگز وہ باز آتا نہ تھا بغض و کینہ سے
عثمان نے حکم کو بڑا مرتبہ دیا
اصحاب مصطفےٰ مین ابو ذر کا مرتبہ
بوذر وہ تھا کہ جسکو غم مال و زر نہ تھا
تھا عمر بھر وہ فاقے مین اور کہنہ دلق مین
عثمان کے زمانہ مین ہوتا تھا ظلم و جور
بوذر نے جبکہ دیکھا کہ جاتا ہے دین حق
دیتا تھا اُسکو طعنہ زبان کی سنان سے وہ
عثمان نے بلا یا اُسے ملک شام سے

خفت اُٹھا کے اُن کو بھی رسوا ہی کر گیا
ہر دشمن رسول صلعم کا وہ دوستدار تھا
ہاتھون سے اُسکے خوار و ذلیل و تباہ تھا
دیتا بھی اُنکو عزت و تعظیم و مال تھا
باپ اسکا تھا لعین حکم جسکا یہ کام تھا
چلنے مین نقل کرتا تھا حضرت کی چال کی
منہ کج ہوا لعین کا پھر کانپا بدن
خلوت مین جو کہ ہوتے تھے ازواج سے کلام
دیتا تھا دشمنون کو پھر ان باتونکی خبر
حضرت نے اُسکو آکے نکالا مدینہ سے
مروان کو مقام وزارت عطا کیا
ایسا تھا جیسا نجوم مین ہے مہر کا مرتبہ
ڈر تھا خدا کا اُسکو امیرون کا ڈر نہ تھا
سچا نہ تھا زیادہ کوئی اس سے خلق مین
حاکم بنی اُمیہ تھے اُنکا تھا دور دور
اہل خاصۂ خدا کو ہوا رنج اور قلق
کرتا تھا یون جہاد سنان زبان سے وہ
وہ سامنے بھی باز نہ آیا کلام سے

حیدر نے یہ سخن جو سنا اُس جہول سے
کہنے لگے سنا ہی یہ مینے رسولؐ سے

فرمایا تھا نبی نے یہ بوذر کی شان مین
صادق تر اس سے کوئی نہین ہی جہان مین

آخر کلام شاہ سے برہم ہوا شقی
کہنے لگا کہ خاک تیرے منھ مین یا علیؑ

حضرت نے بھی جواب مین اُسکے یہی کہا
تاثیر کر گئی شہ مردان کی بد دعا

جسروز اس لعین کو صحابہ نے مارا ہے
اس دن سے سُنیون کا جگر پارہ پارہ ہے

بوبکر کا جو بیٹا محمد تھا نیک خو
چھاتی پہ چڑھ کے اُس نے ہلایا ڈاڑھی کو

گھوڑے پہ تین روز خلیفہ سڑا کیا
کُتے نے ایک پاؤن بھی اُسکا جُدا کیا

جب فکر گاڑنے کی غلامون نے اُسکی کی
دیکھا تو اُسکے منھ مین وہ ناپاک خاک تھی

القصہ کی خلیفہ نے بوذر سے دشمنی
بوذر محب تھا اسکو تھی حیدر سے دشمنی

سُنتا تھا کب علیؑ ولی کے کلام کو
قدغن کی اُس لعین نے صحابہ تمام کو

یعنے کوئی نہ ہوئے ابوذر سے ہمکلام
پاس اسکے بھی نہ بیٹھنے پائے کوئی مدام

آخر کیا سلوک یہ اُس پیر مرد سے
غربت مین اسکو مارا ہی کس اندوہ درد سے

بھیجا یہ کوئی اُسکا خدا کے سوا نہ تھا
تھی اک یتیم بیٹی کہ کرتی تھی وہ بکا

جو جو کے بدعتین ہوئین اس نابکار سے
باہر ہین حد و حصر و حساب و شمار سے

قرآن بہت سے آگ مین رکھکر جلا دئے
پانی مین جوش کرکے بہت سے بہا دئے

ظلم و ستم کا شور ہوا اُس زمانے مین
نکلی ہو ہو کی صدا اُس زمانے مین

ذکر معاویہ

نطفہ حرام کا جو وہ حاکم تھا شام کا
جس کا پسر یزید ہے قاتل امام کا

مارا اسی نے اصل میں عثمان کے تئیں
تہمت علیؑ کو قتل کی کرتا تھا وہ لعین

لڑتا رہا امیر علیہ السلام سے تو
جبکی کہ جنگ جنگ ہے خیر الانام سے

ممبر پہ لعن ہوتی تھی حیدرؑ کو برملا
اس فعل کا رواج دیا اُس نے سالہا

جعدہ کو لالچ اُس نے زر و مال کا دیا
تب اُس نے جام زہر حسنؑ کو پلا دیا

اُس نے حسنؑ کو زہر کے پانی سے مارا ہے
بیٹے نے شہ کو تشنہ دہانی سے مارا ہے

اک روز مصطفےٰ نے بلایا اُسے کہ میں
کچھ زہر مار کرنے کو بیٹھا رہا لعین

فرمایا شاہ دین نے کہ بھوک اسکی کم نہ ہو
کھانے سے سیر اس کا کبھی شکم نہ ہو

آخر یہ بد دعائے نبیؐ نے کیا اثر
کھاتا تھا سیروں سیر نہ ہوتا تھا وہ مگر

ذکر جناب سیدۃ النساءؑ

زوجہ علیؑ کی فاطمہؑ بنت رسولؐ ہیں جو
گیارہ امام جن کے گلستان کے پھول ہیں

معصومہ ہے گناہ نہیں اُسکی شان سے
افضل ہے وہ تمام زنانِ جہان سے

کرتی رہیں خدا کی عبادت وہ عمر بھر
فاقہ میں رنج و غم میں مصیبت میں کی بسر

جب دم گئیں رسولؐ کی تسلیم کے لئے
پیغمبر اٹھ کھڑے ہوئے تعظیم کے لئے

عادت یہی ہمیشہ رسولِ خدا کی تھی
اللہ کس قدر عظمت سیدہؑ کی تھی

منقول ہے نبیؐ سے کتابوں میں یہ خبر
کہتے تھے اُسکی شان میں یوں سید البشر

بیٹی ہے میری فاطمہؑ لختِ جگر مری
ایذا کسی نے اسکو اگر دی مجھی کو دی

بوبکر جب خلیفہ بنا بعد مصطفےٰ
چھینا فدک کو فاطمہؑ زہرا پہ کی جفا

کہنے لگا کہ صدقہ ہے یہ حق ترا نہیں
مالِ نبیؐ کو ترکہ بنانا روا نہیں

بُستان اہلبیت کو تاراج کردیا
آل نبی کو قوت کا محتاج کردیا

جبتک جہان مین بنت رسولخدا رہی
غمگین رہی ملول رہی اور خفا رہی

تا زندگی خلیفہ سے ہرگز نہ بات کی
بھر کہ گئین خبر بھی نہ کرنا وفات کی

شیر خدا نے حسب وصیت عمل کیا
حاضر نہونے پائین جنازہ پہ اشقیا

آزردہ جس سے ہوکے گئی دختر نبی
ایسے شقی سے راضی نہ ہوگا خدا کبھی

جھوٹا کرے بتول کے دعوی کو جو لعین
صدیق ہم کہین اُسے ہرگز روا نہین

ذکر امام دوم و سوم

اور دوسرے امام حسن ہین یقین کر
بیٹے علی و فاطمہ کے سب کے راہ بر

اور تیسرے امام ہمارے حسین ہین
جنکے کہ غم سے خلق مین یہ شور و شین ہین

یہ دونون بھائی خاصہ پروردگار ہین
یہ دونون گلشن نبوی کی بہار ہین

یہ دونون لاڈلے ہین رسول کریم کے
یہ دونون گوشوارے ہین عرش عظیم کے

بوسے لیا کیے ہین نبی انکے صبح و شام
اشتر بنے ہین ان کے لیے سید انام

ریحان ہین یہ دونون گلستان خلد کے
سردار ہین یہ دونون جوانان خلد کے

یہ دونون تھے شبیہ نبی سر سے تا قدم
لیکن کیا ہے اہل سنن نے یون رقم

ان دونون شاہزادون پہ جو جو ستم ہوے
ایسے کسی پہ ظلم زمانے مین کم ہوے

تھے سر سے تا بہ سینہ حسن مثل مصطفے
شبیر بھی شبیہ تھے از سینہ تا بہ پا

جسم حسن مین زہر کا ایسا اثر ہوا
چہرہ تو سبز ہوگیا ٹکڑے جگر ہوا

قاتل نے [illegible] تشنہ دہن کی گردن
لازم ہے لاکھ جلد کا قسمت گردن

گل کر دیا نبی کا چراغ حرم حیف
لوٹا چمن علی و ولی کا صد حیف

جب ذبح گوسفند کو قصاب کرتے ہیں
معمول ہے کہ پانی سے سیراب کرتے ہیں

قطرہ دیا نہ شاہ کو کتنا طلب کیا
پیاسا ہی مار شمر نے کیا غضب کیا

گردن جو بوسہ گاہ رسالت پناہ تھی
نیچے عدو کی تیغ کی وہ بوسہ گاہ تھی

بے اذن جاتے تھے نہ ملک جس مقام میں
آئے شریر آگ لئے ان خیام میں

تھا دوسرا شمر بھی نہ پہلے شمر سے کم
یہ قاتل امام تھا وہ بانی ستم

اس نے تو قصد گھر کے جلانے کا تھا کیا
اس نے نبی کی آل کا خیمہ جلا دیا

وہ سر کہ جس سے تاج امامت کا تھا شرف
نیزے پہ کربلا سے گیا شام کی طرف

نیچے شقی نے تخت کے رکھوا دیا اسے
دروازۂ خرابہ پہ لٹکا دیا اسے

ذکر امام چہارم

چوتھے امام حضرت زین العباد تھے
جو کربلا میں قیدی اہل عناد تھے

مشغول تھے عبادت حق میں وہ صبح و شام
ذکر خدا سے کام تھا دنیا سے تھا نہ کام

گھر میں لگی تھی آگ وہ خود تھے نماز میں
مطلق نہ فرق آیا تھا راز و نیاز میں

یوسف گرے جو چاہ میں یعقوب رو دیے تھے
ہر چند وہ نبی تھے مگر خوب روئے تھے

باقر گرے کنویں میں تھے عابد نماز میں
اصلا نہ فرق آیا تھا راز و نیاز میں

لڑکے کی والدہ نے بہت آہ و زاری کی
الفت نے اسکی جوش کیا بیقراری کی

حضرت کے حق میں بے ادبی سی بھی کچھ کہا
پر وہ امام حق کی عبادت میں ہی رہا

فرض خدا کو جبکہ بخوبی ادا کیا ؛ لڑکے کو معجزے سے کنوئین سے رہا کیا

پھیلائے ہاتھ جاکے کنوئین کے کنارے پر ؛ فرزند کا نکلنا تھا موقوف اشارے پر

فرمایا اُسکی مان سے کہ اے سست اعتقاد ؛ لے اپنا نور چشم کہ دل ہوئے تیرا شاد

ذکر امام پنجم

اور پانچوین محمد باقر کو جان امام ؛ جنکے کہ علم و فضل سے ہے دین کا انتظام

عبدالملک کا بیٹا تھا حاکم ہشام نام ؛ سینے مین اس لعین کے تھا کینۂ امام

کرتا رہا ہے بحث امام انام سے وہ ؛ کھایا گیا ہے زک وہ کلام امام سے

گھوڑے کو زین زہر سے کسکر ہشام نے ؛ بھجوایا تھا امام دو عالم کے سامنے

ہر چند جانتے تھے امامت کی راہ سے ؛ لیکن نہین ہے چارہ قضائے الٰہ سے

پہنا کفن سوار ہوے گھوڑے پر امام ؛ پہونچا بدن مین آہ اثر زہر کا تمام

سجاد کو شہید کیا ہے ولید نے ؛ اور بعضون نے کہا ہے کہ خود اس پلید نے

اُنکو ن بچاؤن کا مروان دادا ہے ؛ جسکا کہ کفر و بغض بیان سے زیادہ ہے

ذکر امام ششم

پھر انکے بعد جعفر صادق امام ہین ع ؛ جنسے کہ فیضیاب سبھی خاص و عام ہین

لاکھون ہوے ہین انکی ہدایت سے کامیاب ؛ تصنیف اندنون ہین ہوئی چارسو کتاب

اسوقت مین بہت تھے محبان حیدری ع ؛ مشہور اس سبب سے ہوا دین جعفری ع

آتا تھا بو حنیفہ بھی حضرت کے سامنے ؛ از علم اسکو خوب سکھائے ہین امام نے

منصور اس زمانے میں اک بادشاہ تھا بدخواہ اہلبیت رسالت پناہ تھا
قتل امام پر جو ہوا مستعد شریر بھیجے ہزار شخص کیا ایک کو امیر
اس مرد سے کہا کہ تو جعفرؑ کو قتل کر لا جلد میرے پاس سر اسکا مع پسر
القصہ یہ لعین اُدھر سے رواں ہوئے آگاہ اسطرف بھی امام زماں ہوئے
بندھوائے در پہ شاہ نے دو مادہ اونٹ کے خود اور اہلبیت دعا مانگنے لگے ہوئے
اکر کے اس امیر نے ناقوں کے سر لئے حاکم کے پاس جاکے وہ سر دونوں دھر دیئے
غصہ سے دیکھکر کے لگا کہنے وہ لعین یہ تو سر اونٹ کے ہیں سر آدمی نہیں
کی عرض اس نے کیا کہوں میں جو گیا وہاں آنکھوں میں میرے آیا اندھیرا سا ناگہاں
یہ دونوں ناقے آئے مجھے اسطرح نظر جیسے کہ ایک جعفر اور اک انکا ہے پسر
اپنے گمان میں دونوں کو میں مار آیا ہوں معلوم اب ہوا سر حیوان لایا ہوں
منصور اس کلام کو سُنکے کچھ ڈرا کہنے لگا کسی سے یہ کہیو نہ ماجرا
کرتا رہا بہ قصد یہ تکرار وہ لعین دیکھا کیا ہے معجزہ ہر بار وہ لعین
لیکن یہ اسکو خوف تھا خالق کے قہر سے آخر اُسی نے مارا ہے حضرت کو زہر سے

ذکر امام ہفتم

اب تو میں امام کا لے نام باادب موسیٰ تو انکا نام ہے کاظم ہوا لقب
صالح بھی انکو کہتے تھے صابر بھی کہتے تھے ظلموں کو سہتے تھے وہ عبادت میں رہتے تھے
ہارون کے قید میں جو وہ عالیجناب تھا ذکر خدا کا کچھ نہ انھیں اضطراب تھا
حجرہ میں تھا جبکہ فضل کبھی پشت بام پر پڑ جاتی تھی نگاہ تب اسکی امام پر

پوچھا کسی سے ایکدن اُس نے کہ اے عزیز
روزن سے دیکھکے یہ اُس شخص نے کہا
کہنے لگا کہ غور سے تو کر ذرا نظر
بولا کہ کون شخص ہی تو جانتا نہین
پھر خود کہا یہ موسیٰ کاظم ہین خاک پر
ہوتا ہی جب زوال کا وقت آفتاب کا
تا شام ذکر ایزدِ دوار کرتے ہین
ہر کارے اس لعین کے معین جو وہان تھے
حضرت جو اندنون مین مناجات کرتے تھے
یارب مین تجھسے کرتا تھا یہ آرزو مدام
سمجھا کہ دلکو کوئی تردد کی جا نہو
صد شکر ہے کہ ایسی جگہ تو نے دی مجھے
زندان مین رہے ہین اسی طرح سالہا
اعجاز دیکھکر کے کبھی ڈرتا تھا لعین
آخر اسی نے زہر دیا ہے امام کو
بھیجا حکیم درد مین خود مبتلا کیا
ظاہر مین دفن و کفن بھی ہارون نے کیا
ہر چند تھے مدینہ مین فرزند آپکے
پوشیدہ آئے خوف سے اور مستور ہو گئے

تبلائیے دکھائی دیتی ہی اس گھر مین کون چیز
ہی جامۂ سفید زمین پہ پڑا ہوا
اُس نے کہا کہ ہی کوئی سجدہ مین خاک پہ
آقا ہے وہ تیرا حیف کہ پہچانتا نہین
کرتے ہین سجدہ صبح سے تا وقت دوپہر
کرتا ہے اطلاع غلام اُس جناب کا
بعد از نماز شبکو کچھ افطار کرتے ہین
کرتا ہے ایک اُنہین کا اسطرح سے بیان
اکثر سنا ہے مین نے کہ یہ بات کرتے تھے
ملجائے مجکو تیری عبادت کا اک مقام
جس جا کہ کوئی تیرے سوا اے خدا نہو
جو میری آرزو تھی الٰہی ملی مجھے
ہارون کو قصد قتل کا اُن کے بہت رہا
بدنامی کا خیال کبھی کرتا تھا لعین
پر اسطرح کہ ہوئے نہ ظاہر عوام کو
جب ہو گئے شہید تو ماتم بپا کیا
پر دفن کرتے ہین گے اماموں کو اوصیا
دم بھر مین آئے مجھسے ہی پاس باپ کے
والد کو دفن کرکے مدینے مین پھر گئے

ذکر امام ہشتم

ہیں آٹھویں امام رضا دین کے بادشاہ
مامون نے شہید کیا اُنکو بے گناہ

عالم ہر ایک طرح کے آگے تھے اُنکے پاس
حضرت سے بحث کرتیں ہوتی تھیں بدحواس

جنکو بڑا گھمنڈ تھا الزام کہا نے تھے
کافر جو زک اُوٹھاتے تھے ایمان لاتے تھے

اِک دن ہر ایک دین کو حضرت نے رد کیا
مامون نے اُن سے بیٹی کو تب نامزد کیا

جب وہ لعین مان گیا اُس امام کو
کرنے لگا سپرد خلافت کے کام کو

جانا امام نے کہ کرے گا دغا لعین
یہ بات ہی فریب کی کچھ یا بجا نہیں

یوسف نبی کے بیٹے تھے اور خود بھی تھے نبی
کی تھی اُنھون نے فکر مگر ملک و مال کی

حضرت کے مرتبہ یہ ذرا کیجیے نظر
مانا نہ سلطنت کو کہا اُس نے کس قدر

جب حضرت رضا نے نیابت کی قبول
کرنے لگا یہ عرض کہ اے نائب رسول

اپنا ولی عہد کیا مین نے آپ کو
ہر شئے کا اختیار دیا مینے آپ کو

اس پر بھی خود امام رضا کی رضا نہ تھی
لیکن اگر نہ مانتے بچنے کی جا نہ تھی

آخر ولی عہد ہوئے حضرت امام
کرنے لگے اُمور شریعت کا انتظام

سکہ بنام نامی حضرت کیا گیا
اسم شریف شقوں مین ہر جا لکھا گیا

منظور تھا لعین کو کہ ہو دین مین فساد
خرم ہوئے اہل دین کہ حضرت سے اعتقاد

جانیں امام کو کہ انھیں حب جاہ ہے
خواہش ہے ملک و مال کی دولت کی چاہ ہے

دولت سے رتبہ اور ہوا اُس جناب کا
رفعت سے نور پھیلتا ہے آفتاب کا

جس امر کو کہ خوب وہ سمجھا تھا ہوا
حضرت سے تب لعین کو بغض و حسد ہوا

بلوایا ایک روز امام انام کو
انگور زہر سے بھرے کھلایا امام کو

جانے لگے تو کہنے لگے جاتے ہو کہان
فرمایا جس مکان مین تو نے کیا روان

دروازہ گھر کا بند کیا بیٹھے شاہ دین
آپہونچے معجزے سے امام ہشتم وہین

حضرت نے نور چشم کو آغوش مین لیا
تھا جو کہ راز علم امامت بتا دیا

جب وہ امام دار فنا سے روان ہوا
آب حنوط با کفن اُسجا عیان ہوا

بیٹے نے بعد غسل و کفن کے پڑھی نماز
کی روح انبیا و ملائک نے بھی نماز

چھت پھٹ گئی جنازہ سوے آسمان گیا
معلوم کچھ ہوا نہ کسی کو کہان گیا

اُترا تو شاہزادہ نے لاشہ اُٹھا لیا
جس جا پہ روح نکلی تھی اُسجا لٹا دیا

اسطرح سے لٹا دیا جیسے کہ تھے وہین
گویا نماز و غسل و کفن کچھ ہوا نہین

مامون آیا اتنے مین گریان و نعرہ زن
دلوایا اُس نے نعش کو پھر غسل اور کفن

بالجملہ جب جنازے کو لیکر روان ہوے
مدفن پہ معجزات بہت سے عیان ہوے

منظور باب قبر مین یون تھا لعین کو
ہارون کی قبر آگے ہو حضرت کی پیچھے ہو

وہ قبلۂ جہان تھا غلط سمجھا یہ شقی
ماری کدال خاک وہان کی نہ کھد سکی

ہارون سے آگے بڑھ کے جو ہین کھودنے لگے
دیکھا کہ اک ضریح ہے تیار پہلے سے

مدفون کیا وہان پہ امام انام کو
گویا ملایا خاک مین اک آسمان کو

ذکر امام نہم

اب لیجئے جناب محمد تقیؑ کا نام
فرزند ہین رضا کے وہی ہین نوین امام

تھے گل دمیدہ بستان مصطفےؐ
تھے سرو نونہال خیابان مصطفےؐ

چھوٹے سے سن مین تاج امامت ملا انہین
طفلی مین حق نے کی تھی یہ دولت عطا انھین

شیعونکو پہلے شبہہ ہوا تھا باین سبب
پھر معجزونکو دیکھ کے ایمان لائے سب

مامون ایک روز گیا تھا پئے شکار
ہمراہ اُس لعین کے تھی فوج بے شمار

لڑکے کھڑے تھے راہ مین اور حضرت تقیؑ
گذرا اُسی طرف سے بڑے دھوم سے شقی

اطفال بھاگ گئے اضطرار سے
حضرت وہین کھڑے رہے عزّ و وقار سے

حیرت ہوئی لعین کو گھوڑے کو روک کر
کرنے لگا نگاہ تعجب امام پر

پوچھا کہ سب تو بھاگ گئے اس مقام سے
تم کو نہ خوف آیا مرے احتشام سے

فرمایا مجھ سے تنگ تر راستہ نہ تھا
تیرا کوئی گناہ بھی مینے کیا نہ تھا

بے جرم کے ستانے کا تجھ سی گمان نہین
ڈرنے کا بھاگنے کا سبب کچھ عیاں نہین

حیرت ہوئی کمال اُسے اس مقال سے
اور محو تھا نظارہ حسن و جمال سے

کہنے لگا کہ نام تو اپنا بتائیے
ہمکو نسب تمام تو اپنا بتائیے

کہیے تو آپ کسکے بھلا نور دیدہ ہین
کسکے چمن کے آپ گل نو دمیدہ ہین

فرمایا آپ نے کہ محمد تقیؑ ہے نام
بتلا دیا نسب بھی کیا مختصر کلام

یعنی کہ غنچہ چمن مرتضےٰ ہون مین
نوباوۂ ریاض علےؑ رضا ہون مین

سُنکر کے اس کلام کو سُن ہو گیا لعین
تھا جو تعجب اسکو وہ جاتا رہا وہین

یاد آئے جو کہ ظلم کئے تھے امام پر
بھیجا درود امام علیہ السلام پر

آگے بڑھا لعین جو گھوڑے کو چھیڑ کر
میدان مین ایک تیتر اسے آگیا نظر

تیتر پہ چھوڑا باز کو اُس بادشاہ نے
باز ایسا اڑ گیا کہ نہ پایا نگاہ نے

جب آسمان سے اُتر آیا وہ شاہباز
چھوٹی سی مچھلی چونچ مین لایا وہ شاہباز

حیران ہوا لعین کہ یہ ماہی کہاں کی ہے
ماہی نہ زمین تو ہے یہ آسمان کی ہے

القصہ جب خلیفہ پھرا اُس مقام سے — پہونچا جہان کہ باتین ہوئی تھین امام سے

ابکی بھی لڑکے بھاگ گئے اس مکان سے — حضرت رہے وہین پہ کھڑے عز و شان سے

مچھلی کو اُس لعین نے مٹھی مین لے لیا — کہنے لگا کہ کیا ہے میرے ہاتھ مین بھلا

جب کر چکا سوال وہ از راہ امتحان — حضرت نے تب جواب مین اُسکے کیا بیان

دریا کئے ہین خلق خدا نے جہان مین — اور بدلیون کو دی ہے بلندی مکان مین

آتین ہین پانی پینے کو دریا سے بدلیان — جاتی ہین بدلیون مین کسی وقت مچھلیان

جب چھوڑتے ہین باز کو صحرا مین پادشاہ — آتی ہے اُنکی چونچ مین مچھلی بھی گاہ گاہ

ماہی کو اپنے ہاتھ مین رکھتے ہین بادشاہ — کرتے ہین آزمائش خاصان کبریا

ماہی کی جب کماہی بیان کی امام نے — اُسکے بھی جی کی بات عیان کی امام نے

بولا خلیفہ سچ ہے کہ نور خدا ہو تم — حق ہے کہ نور عین علی رضا ہو تم

شادی کی اپنی بیٹی کے ساتھ اس جناب کی — چاہا کہ ذرہ پر ہو نظر آفتاب کی

مامون کے ملک و مال پہ جب آ گیا زوال — حضرت کا معتصم کو ہوا اسطرح خیال

عالم بہت خلیفہ نے اکدن کئی تھے جمع — رونق فزائے بزم تھے حضرت بھی مثل شمع

آیا تھا ایک مسئلہ کا تذکرہ وہان — سب نے کیا بطور خود اس امر کا بیان

حضرت سے جب سوال کیا اس لعین نے — اعراض کی جواب سے سردار دین نے

ملعون نے امام سے اصرار جب کیا — حضرت نے حل وہ مسئلہ ناچار تب کیا

اُن سب نے جو کہا تھا اُس کو نا پسند — حضرت نے جو بیان کیا وہ ہوا پسند

[illegible] واگ لعین نے کہا بادشاہ سے — مقبول ہوئے یہ سخن اس خیر خواہ سے

[illegible] سے لوگ سمجھے ہین [illegible] — مسند دار کو متابعت انکی نہین روا

فتویٰ تو اُس نے سب علما سے جدا دیا
اور آپ نے اُسی کے کہے پر عمل کیا

مشہور ہو گئی یہ حکایت جہان مین
لوگونکا اعتقاد بڑہا اُسکی شان مین

یہ سنکے رنگ سرخ ہوا اس لعین کا
سینے مین اُسکے شعلہ اُٹھا بغض و کین کا

ٹھہرائی ایک دوست سے دعوت امام کی
دعوت مین کی لعین نے عداوت امام کی

کھلوایا زہر ڈال کے کھانا امام کو
مارا شقی نے وارث خیر الانام کو

ذکر امام دہم

لیتا ہون اب امام علیؑ نقیؑ کا نام
ہین دسوین وہ امام درود انپہ اور سلام

فرزند ہین امام محمد تقیؑ کے وہ
والد ہین حضرت حسن عسکریؑ کے وہ

والد کیطرح چھوٹے سے سن مین ہوئے امام
لکھا ہے سات سال بھی گذرے نہ تھے تمام

مروی ہے ایک دن متوکل سوار تھا
ساتھ اُسکے لشکر و حشم بیشمار تھا

گھوڑے پہ وہ لعین تھا پیدل تھے وہ جناب
اشراف اور سب بھی پیادہ تھے ہمرکاب

گرمی تھی لُون بھی چلتی تھی اور دور راہ تھی
حضرت عرق مین غرق تھے حالت تباہ تھی

اک شخص نے کہا کہ مجھے ناگوار ہے
ہین آپ تو پیادہ یہ ملعون سوار ہے

فرمایا اے عزیز کچھ اس کا الم نہین
پیش خدا مین ناقۂ صالح سے کم نہین

سنکر یہ بات ایک خردمند نے کہا
مرنے مین اس خلیفہ کے اب کچھ نہین رہا

کفار نے جو ناقۂ صالح کو پے کیا
پھونچا تھا تین دن مین انھین قہر کبریا

معصوم کے کلام مین ہرگز خطا نہین
بس تین روز یہ بھی جیے گا سوا نہین

آخر یہی ہوا کہ نہ گذرے تھے تین دن
مارا گیا لعین ہوئی خلق مطمئن

حضرت سے جبکہ راوی نے یہ ماجرا کہا — فرمایا بیٹے کی تھی اُسی روز بد دعا

ملعون نے بنایا تھا اک برکہ سباع — اسمین یہ سب درندونکا رہتا تھا اجتماع

ہوتا تھا جب کسی پہ وہ ملعون خشمناک — اسکو وہین یہ بھیجتا تھا تاکہ ہو ہلاک

حضرت سے بھی اسیطرح اکدن خفا ہوا — بھیجا وہین امام کو پر سُنیے کیا ہوا

شہ کو سوا نماز کے کار دگر نہ تھا — ڈر تھا خدا کا ان کو درندون کا ڈر نہ تھا

تھے جتنے شیر و بھیڑئے چیتے و تیندوے — آ آکے گرد امام کے سب مجتمع ہوئے

زاری و عاجزی سے دُمونکو ہلاتے تھے — پاؤن پہ اُس جناب کے مُنھ ملتے جاتے تھے

دیکھا جو یہ لعین نے بلایا شتاب سے — تا اعتقاد لائین نہ لوگ اُس جناب سے

سمجھا نہ وہ کہ چھپتا ہے یہ ماجرا کہین — خود مر گیا حدیث کو دیکھو فنا نہین

اُس نے تو جب چھپایا تھا اہل جہان سے — تم آج سُن رہے ہو ہماری زبان سے

مُعتز کو جبکہ مرتبۂ سلطنت ملا — مسموم اُس نے سیّد مظلوم کو کیا

جس وقت وقت فوت امام زمانہ تھا — کوئی امام یازدہم کے سوا نہ تھا

غسل و کفن دیا اُنہین با جان دردناک — والد کے رنج و غم مین گریبان کیا تھا چاک

ذکر امام یازدہم

ہین گیارہوین امام وہ جنکا حسنؑ ہی نام — ہادی و عسکری و زکی ہین لقب تمام

تھا معتمد خلیفۂ عباسی لعین — رکھتا تھا اہلبیت سے بغض و عناد و کین

مارا جب اُس نے حضرت ہادی کو زہر سے — برپا تھا شور و فغان اہل شہر سے

ظالم نے اس گناہ پہ بھی اکتفا نہ کی — کرنے لگا تلاش امام زمانہ کی

[illegible] تھا مگر جب صاحب زمان کا تو — تھا خوف اسکو اپنے زر و مال و جان کا

بھیجین حریم خاص مین حضرت کی دائیان — اسواسطے کہ جبکو شکم ہو کرین بیان

تھی اک کنیز اسپہ ہوا شبہہ حمل کا — ملعون نے ایک شخص کو اس پر تعین کیا

تا حال سے ضعیفہ کے وہ باخبر رہے — لڑکا جو کوئی ہووے تو ملعون سے کہے

یہ فکر تھی کہ پیدا انہون صاحب الزمان — تا اسکے ملک و مال پہ پہونچے نہ کچھ زیان

وہ ہو چکے تھے خلق پدر کی حیات مین — بندیکو کچھ بھی دخل ہے خالق کی بات مین

حاضر ہوے تھے نعش پہ والد کی وہ جناب — جب پڑھ چکے نماز تو غائب ہوے شتاب

پوشیدہ دشمنون کی نظر سے رہے مدام — تا اینکہ جا پہ انکی بنا اور اک امام ہو

ظاہر کسی پہ حمل تک انکا ہوا نہین — خود مان نے بھی نہ جانا کہ حامل ہے یا نہین

ذکر امام دوازدہم

اب بارھوین امام کا ہوتا ہے کچھ بیان — یعنی محمد ابن حسن صاحب الزمان

گیارہ امام مین سے کوئی اب رہا نہین — ہے کو لنا ستم جو انھون نے سہا نہین

دو انمین سے شہید ہوے تیغ قہر سے — اور نو کو بادشاہون نے مارا ہے زہر سے

اور بارھوین امام جو ہین صاحب الزمان — ہین زندہ لیک خوف سے اعدا کے ہین نہان

فیض انکا ہے عیان وہ نہان ہین تو کیا ہوا — خورشید جیسے ابر مین ہوے چھپا ہوا

وہ باعث امان زمین و زمان ہوا — عالم سب امام کے زیر نگین ہوا

لفظ نور سے سال ولادت کا ہے ظہور — لیکن بقول بعض ہے تاریخ لفظ نور

تاریخ اور قائم آل عبا ہوئی — ہر چند پہلے قول پر اس کی بنا ہوئی

ہاتف نے جب کہا کہ وہ ہے صاحب الزماںؑ
تاریخ اس سے قوم دوم پر ہوئی عیاں

خالی نہیں امام سے رہتا جہاں کبھی
ہوتا ہے آشکار کبھی تو نہاں کبھی

الیاسؑ و خضرؑ و عیسیٰؑ و ادریسؑ زندہ ہیں
اصحاب کہف و صابر و ابلیس زندہ ہیں

پہلے سے یہ نبی و شقی جتنے ہیں گے سب
گر اولیا میں ایک ہا زندہ کیا عجب

منظور ہے خدا کو کہ ہو امتحان خلق
دیکھے کہ کیا ہے حال یقین و گمان خلق

مومن ہے کون کون ضعیف اعتقاد ہے
کسکے یقین و دین میں ضعف و فساد ہے

غیبتؑ میں کسکے دین پہ آ جاتا ہے زوال
ایمان کسکا رہتا ہے اس سال میں بحال

منقول ہے کہ سید سجادؑ نے کہا
غیبتؑ میں جو امام کی ثابت قدم رہا

درجہ ملا جہاد کا پیش خدا اُسے
رتبہ شہید بدر و احد کا ملا اُسے

ہوئیگا ایک روز ظہور اُس امام کا
ہوگا رواج ملتِ خیر الانام کا

بیعت کرینگے حضرت جبریلؑ پیشتر
بعد اُنکے سب ملائکہ و جنات پھر بشر

عیسیٰ زمین پہ اُترینگے تب آسمان سے
ہونگی اقتدا اُنہیں صاحب زماں سے

کیسا عذاب آئیگا اعدائے دین پر
بس ایک دین ہوگا سراسر زمین پر

شرائط وصفاتِ امام

تا این مقام ذکر تھا بارہ امامؑ کا
ذکر صفات اب ہے مناسب امام کا

مومن کو چاہئے کہ یہ سب اعتقاد ہوں
یہ نام گر زبانپہ نہوں دل میں یاد ہوں

یہ سب امام پاک ہیں سہو و گناہ سے
افضل ہیں سب سے پر یہ سالت پناہ سے

عالی نسب ہیں یہ سب قریشی و ہاشمی
کوئی کمال و وصف کی اِنمیں نہیں کمی

جسطرح چیز سامنے کی آتی ہے نظر
ویسا ہی دیکھتے تھے وہ سب اپنی پشت پر

انگڑائی اور جمائی کبھی آتی تھی نہین
فضلہ جو دفع ہوتا وہین کھاتی تھی زمین

ہوتی تھی ٹھیک ذرع نبیؐ انکے جسم پر
دیتے تھے نیک و بد کی ملائک انہین خبر

ان سب کے علم و فضل سے معمور ہے جہان
وہ نور ہین خدا کے کہ پُر نور ہے جہان

ہے جسکو بغض ان سے عجب ہے وہ بد نصیب
جو انکا دوستدار ہے اُسکا نصیبہ نصیب

اُلفت ہے انکی فرض عداوت حرام ہے
دُنیا و آخرت مین انہین سے کام ہے

ذکر موت و قبر

مرنا ہے ایکروز اجل کو بھی یاد کر
منکر نکیر کا بھی ولا اعتقاد کر

آتے ہوے کرینگے وہ پانؤن سے شق زمین
مشعل کیطرح آنکھین ہین اونکی چمک رہین

آواز ایسی جیسے کہ بجلی کی ہو کڑک
صورت وہ جسکو دیکھکے دلجائیگا دھڑک

پوچھینگے دین و قبلہ پیمبر کے نام کو
یہ کہہ کے پھر بتائیو بارہ امام کو

ہے مرحلہ یہ سخت سوال و جواب کا
رکھ خوف اسکا وقت ہے وہ اضطراب کا

رو یاد کر کے گوشۂ تاریک و تار قبر
یہ ناتوان جسم ترا اور فشار قبر

ایسا ہی چین قبر مین اچھون کی ذات کو
دولھا کو جیسے ہوتا ہے شادی کی رات کو

اور جو بد اعتقاد ہین یا ہین گنہ گار
آتش ہے اُنکے واسطے اور گرز دو موکی

ذکر رجعت

ہونی ہے ان اماموں کی رجعت بھی ایکدن
عسرت کے بعد ہوئیگی دولت بھی ایکدن

کافر وہ جس سے دین کی ہر گز نہ آئے بو
مومن وہ جسکے دین مین مطلق خلل نہو

اسطرح کے جو مومن و کافر ہوئے فنا
ہوئینگے زندہ تاکہ ملے کچھ جزا سزا

شہرت ابھی نہین ہوئی ہے خوب نیکی
ذمہ یہ ہے خدا کی مدد مومنین کی

مارے گئے پیمبر و گمنام مر گئے
محنت کشی و صبر مین اک نام کر گئے

قرآن مین وعدہ سبکی مدد کا ہوا ہی صاف
رجعت اگر نہوے تو وعدے مین ہو خلاف

ڈر ہی ابھی ہمسکو زر و عرض و جہان کا
آئیگا ایک روز پھر امن و امان کا

دیندار ملک و مال سے ہوینگے کامیاب
عمرین طویل پائین گے اولاد بیحساب

جو جو کہ قرضدار گئے ہین جہان سے
وہ سب امیدوار ہین صاحب زمان کے

اک وقت ہے حسینؑ علیہ السلام کا
وہ دن ہے انکے دشمنون کے انتقام کا

شمشیر خدا علی کی بھی رجعت یقین ہے
فرزند کی کرین گے وہ نصرت یقین ہے

دنیا مین جبکہ حیدرؑ کرار آئین گے
ستر ہزار آپکے انصار آئین گے

لکھا ہے رجعت انکی بہ تکرار ہوئیگی
معلوم یہ نہین ہے کہ کتنے بار ہوئیگی

پیغمبر خدا کی بھی رجعت عجب نہین
نصرت کرین نواسے کی حضرت عجب نہین

جائین گے اس جہان سے جب صاحب زمن
دلوین گے سید الشہدا غسل اور کفن

ذکر دجّال

دجّال ہے لعین شقی اصفہان کا
کرتا ہون ذکر اسکے بھی نام و نشان کا

مردود ہے وہ دشمن پروردگار ہے
صائد ہے اسکا نام گدہ ہے پہ سوار ہے

پیش از امام عصر کریگا لعین ظہور
دہنی جو اسکی آنکھ ہے اسمین نہین ہے نور

ہے دوسری جو آنکھ تو خونین بھری ہوئی ٭ مثل ستارہ ماتھے پہ اسکے دھری ہوئی

لکھا ہے خون سے آنکھ پر کافر ہے یہ شقی ٭ اسطرح سے کہ اسکو پڑھے بے سواد بھی

ہوگا دھوئین کا ایک پہاڑ اس کے روبرو ٭ کوہ سفید پیچھے ہی کھانا سا ہو بہ ہو

نکلیگا وہ لعین پڑے قحط سال ہین ٭ اک کوس طے کریگا قدم بھر کی چال مین

ہوویگا اس لعین کا جس چشمہ پر گزر ٭ پانیکا حشر تک نرہے گا وہان اثر

ہونگے مرید اسکے بہت لطف حرام ٭ قاتل ہین اسکے مہدی و مقتل ہے اسکا شام

ذکر دابۃ الارض

ثابت ہے مومنوں پہ کتاب مبین سے ٭ نکلیگا ایک دابہ اکدن زمین سے

ظاہر کریگا خلق پہ ایمان کا فسانہ ٭ یعنے کہ انکو تھا نہ اماموں کا اعتقاد

منقول ہے کہ دابۃ الارض ہین علی ٭ ہوتا ہے یہ بہت سی حدیثوں سی منجلی

کہتے تھے خود علی کہ ہین ہون صاحب عصا ٭ یسم ہے میرے پاس مین ہون جان زن خدا

نکلین گے اور راہ چلین گے زمین پہ ٭ کردینگے نقش اہل زمین کی جبین پہ

پہنے ہوئے انگوٹھی سلیمان کی ہاتھ مین ٭ ہوگی چھڑی بھی موسی عمران کی ہاتھ مین

ایمان کا نشان انگوٹھی سے ہوئیگا ٭ اور نقش کفر چہروں پہ لاٹھی سے ہوئیگا

ذکر معاد

پھر بعد مرگ حشر کا باقی ہے مرحلہ ٭ جب ہوگا اسکا وقت تو آئیگا زلزلہ

صدمہ شکم پہ پہونچیگا ڈر سے زچاؤنکو ٭ بچونکا اپنے ہوش نہ ہوئیگا ماؤن کو

شق ہوگا آسمان زمین بدلی جائیگی — بے نور ہونگے تارے سیاہی سی چھائیگی
اک جا پہ جمع ہو رہینگے شمس اور قمر — جون پشم ریزے ہونگے پہاڑونکے سربسر
دو بار شور ہوئے گا آواز صور کا — اکبار شور مرگ کا ہے پھر نشور کا

کیفیت حشر و نشر

حکم خدائے عادل و جبار ہوگا جب — نکلینگے اپنی اپنی لحد سے برہنہ سب
جبتک کہ آئے حشر مین نوبت حساب کی — حالت عجب ہوگی وہان اضطراب کی
ہونگے خراب حال سراسیمہ سربسر — مارینگے سینگ بعضے عزیزونکو جانور
پس جائینگے زمین پہ گر کر ہجوم سے — آئینگے چیونٹون کی طرح پانون کے تلے
کوئی عرق مین ڈوبا ہوا تا بسینہ ہے — کانون تلک کسی کی کمر تک پسینہ ہے
جاتا ہے دہنے بائین کو بھٹکا ہوا کوئی — دوزخ کے کنارے پہ لٹکا ہوا کوئی
روتا ہے کوئی ڈر سے گیا ہے کوئی دہل — جلتا ہے کوئی پیٹ کے بل کوئی منہ کے بل
کرتے ہین بعض شور و فغان کانپ کانپ کے — جنکے گلے مین طوق پڑے ہین گے سانپ کے
پامال ہونگے نیچے سمونکے بہت بشر — مطلق نہوگی باپ کی اور بھائی کی خبر

ذکر میزان

محشر کا روز روز ثواب و عقاب ہے — جو جو کیا ہے اس کا حساب چکتا ہے
اعمال کو ترازو مین تولے گا کردگار — نامے اوڑینگے راست سی اور چپ سی بیشمار
اچھا ہے جس کا پلہ اعمال بھاری ہے — ہلکا ہے جسکا پلہ اسے شرمساری ہے

جسکو کہ دست راست مین نامہ عطا ہوا — خوش ہوگا وہ کہ رنج و بلا سے رہا ہوا

جسکو کہ دست چپ مین ملا نامۂ عمل — سو آرزو کریگا کہ آوے اُسے اجل

ذکر حوضِ کوثر

کوثر کا اعتقاد بھی مومن کو فرض ہے — وہ حوض ہے وسیع بڑا طول و عرض ہے

کیا آب خوشگوار ہے شیرین ہی سرد ہے — موتیکی آب جسکے مقابل مین گرد ہے

جسنے کہ ایک بار پیا پیاس بجھ گئی — حاجت نہوگی پانیکے پینے کی پھر کبھی

کوثر پہ کوئی دشمن حیدرؑ نہ ہوئے گا — غیر از محبّ ساقی کوثر نہوئے گا

ہوگی رسائی حُبِ علیؑ کے سبب تجھے — بھر بھر کے جام دینگے امیر عرب تجھے

حیدرؑ قسیم جنت و نار جحیم ہین — نازش کا ہے مقام کہ مولا قسیم ہین

ذکر صراط

چلتا ہے اِس جہا مین جو احتیاط سے — گذرے گا مثل برق وہ اُسکی صراط سے

جو شخص راہ شرع پہ ثابت قدم نہین — اُسکے لئے صراط جہنم سے کم نہین

کیسی پل صراط کی باریک راہ ہے — دوزخ کا ہی مقام خدا کی پناہ ہے

اوپر ہین اُسکی گھاٹیان ہیبت کہ الامان — نیچے بھڑک رہا ہے جہنم کہ الامان

پرسش کسی سے ہوگی صلوٰۃ و زکوٰۃ کی — مشکل ہے اُسکو راہ ملے گی نجات کی

گذرے گا کوئی تھم کے سنبھلتا ہوا کوئی — کوئی لٹک کے آگ مین جلتا ہوا کوئی

ذکر بہشت

نیکو نکو حکم ہوگا کہ جائین بہشت مین / لذت طرح طرح کی اُٹھائین بہشت مین

میوے جو قصد کیجیے موجود ہین وہان / راہین جو رنج و غم کی ہین مسدود ہین وہان

جاری ہین نہرین پانچو مین شہد و شیر کی / حورین وہ جنکی شکل ہے بدر منیر کی

پیری نہین مرض نہین مرنیکا ڈر نہین / انجام جب بخیر ہوا کوئی شر نہین

ہر چند ہین لذیذ سراسر وہان ثمر / خوشنودی الٰہ ہے سب سے لذیذ تر

ذکر دوزخ

کافر گناہ گار منافق جلینگے سب / پیپ اور لہو ملیگا جو پانی کرین طلب

ہے میل اور پسینہ بھی اُسمین ملا ہوا / جلتا ہے اسطرح سے کہ تانبا گلا ہوا

آئیگا اُنکے سامنے برتن مین آگ کے / چہرونکا گوشت پوست جلائیگا بہا پیے

کھانا وہان کا وہ ہے کہ کانٹون سے ہے بھرا / خازن وہ ہین کہ رحم نہین کرتے ہین ذرا

بچھو وہان ہین آگ کے اور مار ہین وہان / زنجیر و طوق آگ کے تیار ہین وہان

جلجائیگی جو جلد تو پھر اور ہوگی خلق / جب وہ جلیگی اور اسی طور ہوگی خلق

بعد از ہزار سال کرینگے یہ آرزو / مالک سے یون کہینگے کہ خالق سے مانگ تو

دیدے وہ موت ہمکو کہ چھوٹین عذاب سے / تب وہ انہین جواب یہ دیگا عتاب سے

ہرگز نہ تم مروگے عبث یہ سوال ہے / دائم ہے یہ عذاب رہائی محال ہے

گرچہ فقط عذاب گناہونکا کم نہین / ایمان گر بجا ہے تو کچھ اتنا غم نہین

ہونگے شفیع احمد و زہراؑ و مرتضےٰ / بخشائین گے آئمہ بھی جنکی سب خطا

اُمید ہے خدا سے گناہون سے بیم ہے / ہم تو گناہ گار ہین پر وہ کریم ہے

ذکر برزخ

مر نیکے دن سے پہلے قیامت کے دن تلک
برزخ ہی اسکا نام نہین اسمین جا شک

برزخ کے دن مین سخت تردد کمال ہی
آسان ہین اگر کرم ذو الجلال ہے

ذکر فروع دین

توحید اصول دین مین رکھو تو پہلے یاد
عدل و نبوّت اور امامت ہی پھر معاد

ان سب اصول دین کا اول بیان ہوا
تفصیل سے غرض نہتی مجمل بیان ہوا

ہین چھ فروع دین کر اب اُنکا اعتقاد
صوم و صلواۃ و خمس و زکوۃ و حج و جہاد

ذکر صوم

پرہیز کرتے کیا ہو تم آب و طعام سے
ہر عضو کو بچائے فعل حرام سے

ہرگز زبان پہ ذکر خدا کے سوا نہو
غیبت نہو گلے شکوہ نہو افترا نہو

روزہ سپر ہی آتش دار البوار کی
ہے نیند بندگی خدا روزہ دار کی

فرمایا ہے خدا نے یہ موسیٰ کلیم سے
بھاتی ہے روزہ دار کی بوئے دہن مجھے

فرماتا ہے خدا کہ ہے روزہ مرے لئے
دیتا ہون مین ثواب جو ہین روزہ دار کے

جسکے ثواب دینے کا ذمّہ کرے خدا
کیا ہی وہ کام خوب ہے کیا کچھ ہے وہ عطا

ذکر صلوٰۃ

ہرگز عمل نہین کوئی افضل نماز سے
ہوگا سوال حشر مین اول نماز سے

وہ ہے ستونِ دین اگر ہو گئی قبول
برکت سے اُسکے ہونگی سب بندگی قبول

دیکھو تو کیا نماز کا رتبہ بلند ہے
اگر ہے وہ ناپسند تو سب ناپسند ہے

طاعت کی سلطنت کیلئے تاج ہے نماز
لکھا ہے اہل دین کی معراج ہے نماز

تارک جو ہے نماز کا بے وجہ و بے سبب
کافر کہا ہے اسکو پیمبر نے ہے غضب

پڑھتے ہین جو نماز کو بے اعتنائی سے
واقف نہین ہین عزو جلال خدائی سے

منقول ہے حسنؑ سے کہ کرتے تھے جب وضو
ہوتا تھا زرد خوف سے حضرت کا رنگ رو

پوچھا سبب کسی نے کہا تب امام نے
تو جانتا ہے جاتا ہون کس کے سامنے

جو جائے آگے صاحب عرش عظیم کے
لازم ہے رنگ اسکا اڑے خوف و بیم سے

ہوتی تھین جبکہ فاطمہ زہرہ نماز مین
ہوتا تھا زرد خوف سے چہرہ نماز مین

پڑتا تھا عکس چہرے کا دیوار و بام پر
اہل محلہ دیکھکے ہوتے تھے باخبر

ہوتی تھی سیدہ پہ عجب دہشت خدا
دم رکتا تھا نکلتی نہ تھی حلق سے صدا

ذکر خمس و زکوۃ

خمس و زکواۃ دو جو ہین امیرونکو واجبات
انکا بیان عبث ہے وہ کب مانتے ہین بات

قرآن سے ثبوت ہے خمس و زکوۃ کا
دینا ہے راہ خیر مین باعث نجات کا

منظور پرورش ہے خدا کو فقیر کی
ہے آزمائش اسمین امیر و وزیر کی

ہے جو کہ فقر و فاقہ و محنت مین مبتلا
سردارونکی گناہ ہے اسپر ہے یہ بلا

دیتے یہ گر زکوۃ نہوتا کوئی فقیر
رہتے خدا کے فضل سے یہ سب کے سب امیر

جاتا ہے جو کہ مال امیرونکے ہاتھ سے
منقول ہے کہ جاتا ہے ترک زکوۃ سے

جس نے کیا فقیر کو محروم مال سے
محروم ہے وہ مرحمت ذوالجلال سے

ذکر حج

کعبہ مقام رحمت رب جلیل ہے — تعمیر جبرئیل و بنائے خلیل ہے

ہے وہ محل بخشش جرم و خطائے خلق — ہوتی ہے مستجاب وہان پر دعائے خلق

کعبہ کا رتبہ جس نے سمجھ کر نگاہ کی — منقول ہے کہ بس ہوئی بخشش گناہ کی

جو شخص تندرست ہے وہ مالدار ہے — حج واجب اُسپہ عمر مین بس ایکبار ہے

ہے انتفاع خلق کا نفع خدا نہین — اسپر بھی گر بجائے کیونکر خطا نہین

دل بھی مثال کعبہ بیت الحرام ہے — اللہ کی معرفت کا اسی مین مقام ہے

حج کرنیکا نہووے اگر دسترس تجھے — دل ہو خدا کی یاد مین کافی ہی بس تجھے

ذکر جہاد

ہے یہ زمانہ غیبت صاحب زمان کا — وقت اب نہین جہاد کے ذکر و بیان کا

کفار سے جہاد کا بھی حکم اب نہین — غیبت مین اِس مُہم کی کسی سے طلب نہین

لیکن جہاد نفس سے ہم کو ضرور ہے — یہ دشمن قریب ہے کافر تو دور ہے

ابلیس سے ڈلا تو عبث خشمناک ہے — شیطان کیا کرے گا اگر نفس پاک ہے

ہاتھون سے نفس کے تری حالت تباہ ہے — مارا ہے جسنے نفس کو وہ بادشاہ ہے

کرتا ہے آدمیکو خراب و تباہ نفس — رکھتا ہے سو طرح کے خیال گناہ نفس

اول تو منع کرتا ہی کار ثواب سے — رکھتا نہین ہی خوف خدا کے عذاب سے

شاید کوئی اگر عمل خوب ہو گیا — ہر گز بجا نہو کہ وہ مغلوب ہو گیا

مجکو نہین یقین کہ اُسمین ریا نہ ہو — یا ہوئے بے ریا تو تکبر کیا نہ ہو

ذکر عجب و خود پسندی

اچھے عمل کی تجکو ہدایت خدا نے دی — اعضا کو تیرے قوت و طاقت خدا نے دی

جو حق بندگی ہے ادا کر سکا نہین — کچھ علم اپنے کام کے انجام کا نہین

کرتا نہین خیال تو ان سب اُمور کا — دیتا ہے دخل اپنے مین عُجب و غرور کا

اس حال سے عمامہ ترے سر پہ حیف ہے — سر پر غرور پاؤن ہین ممبر پہ حیف ہے

شیطان بھی رہا ہے عبادت مین سالہا — اکدم کیا غرور تو مردود ہوگیا

طاعتمین انبیا کی تو عجز و قصور ہے — کیا تیری بندگی ہے کہ جسکا غرور ہے

ذکر ریا و خودنمائی

طاعت خدا کی ہوئے تقرب کی راہ سے — فرمانبری کے راہ سے یا تبنگی راہ سے

دوزخ کے خوف سے جو کرے طاعت خدا — طاعت ہے اس روش کی طریقہ غلام کا

جنت کے شوق سے جو کرے بندگی رب — مزدور کی طرح اُسے اجرت کی ہے طلب

سمجھا ہے جو خدا کو سزاوار بندگی — آزاد ہے غرض نہین ہے اُسکو نفس کی

اچھے یہ سب طالب حق سب ہے نیک ہے — تارے ہین آسمان پہ بہت چاند ایک ہے

لیکن یہ حوصلہ ہے نبی و امام کا — تجکو بہت ہے کام اجیر و غلام کا

لازم ہے بندگی مین نہ قصد ریا کرے — اخلاص سے خدا کی عبادت کیا کرے

مطلب ریا سے کیا ہے کہ ہوئے تیری ثنا — کس کام کا جو مکر سے تو متقی بنا

طاعت وہ ہے کہ جو کہ خدا کو پسند ہو
کیا وہ نماز جو امرا کو پسند ہو

لکھا ہے جبکہ حشر کا بازار ہوئے گا
حاضر وہان پہ ایک ریاکار ہوئیگا

سبکو ملیگا اجر عبادت جب اجدا
اُس شخص کو کرے گا یہ اُسدم ندا خدا

اس بندگی کا کچھ نہ ملے گا صلہ تجھے
جنکے لئے کہ کی تھی انھین سے ثواب لے

کیا وہ ثواب دینگے کہ محتاج خود ہین وہ
وہ کیا عطا کرینگے فقیر آج خود ہین وہ

شاخ عمل مین گرچہ ثمر بےحساب ہے
پر مزرع اُمید مرائی خراب ہے

محشر کی گیر و دار سے حالت تباہ ہے
محفل مین ہر طرف سے یہان واہ واہ ہے

خود تو کھڑا ہے جانب قبلہ نماز مین
در دل ہے حرص مال سے سوز و گداز مین

دار البقا کی دولت و نعمت کو چھوڑتا
دو دن کے مال و زر پہ کمر اپنی توڑتا

کس کام کا وہ مال کہ جسکو بقا نہ ہو
وہ بھی نہین یقین کہ حاصل ہوا نہو

ذکر بے اعتباری دنیا

دنیا پہ اولیائے خدا نے نظر نہ کی
کی فقر مین بسر ہوس مال و زر نہ کی

ہے فقر فخر اُسکا جو فخر جہان ہے
تجھکو ہے ننگ فقر سے دولت کا دھیان ہے

جو فخر ہونی کا تجھے اُس سے عار ہو
کیا بات ہے پہ لیکن ذرا ہوشیار ہو

دنیا مین جین کرنیکی کیا تجکو چاہ ہے
گھر تو ترا لحد ہے جہان تیری جائے ہے

گمراہ ہے جہان تو ویرانہ ہونے دے
رہنے کی اپنے جا پہ اندھیرا نہونے دے

پہنا ہے آج تو نے مکلف لباس عید
کل بن چکے ہون تھان کفن کے تو کیا بعید

دنیا پکارتی ہے کہ یارو مرا ہون مین
کہتی ہے قبر خانہ رنج و بلا ہون مین

اکحال پر قرار نہین ہے جہان کو
گردش ہمیشہ رہتی ہے اس آسمان کو

جو آج پہلوان ہے کل ناتوان ہے
ہے شبکو تندرست سحر نیمجان ہے

کیا کیا جہان مین گلرخ سیمین عذار تھے
چشم و چراغ وقت تھے باغ و بہار تھے

کیا دیکھئے حال انکی لحد کے مزار کا
رکھا نہ کچھ صبا نے اثر بھی غبار کا

تجکو ملا ہے آج زر و مال باپ کا
تقسیم ہوگا غیر پہ کل ترکہ آپ کا

دیکھا بہت ہے آج تو شادی رات ہے
ہوتا ہی ناچ رنگ خوشی ہی برات ہے

اک حور کو عروس بنا کر بٹھاتے ہین
افشان چنتے ہین کہین زیور پہناتے ہین

دولہے کے سر پہ طرہ و دستار دھرتے ہین
محفل مین ہنستے بولتے ہین عیش کرتے ہین

مانند ہالہ گرد ہین اس رشک ماہ کے
مہندی لگی ہی ہاتھوں مین کپڑے ہین بیاہ کے

آئی خبر یہ اتنے مین نوشاہ مر گیا
افسوس رانڈ رات کی بیاہی کو کر گیا

شادی کے گھر مین ہونے لگا ماتم ہی غضب
نوبت کی جا پہ سینہ زنی کر رہے ہین سب

ہنستا ہی دیکھ کر ملک الموت انکا حال
یعنے کہ اپنے مرگ کا انکو نہین خیال

کرتے ہین یہ تو لاشہ داماد پر بکاء
وہ بھی کسی عزیز پہ اک روز رو چکا

انپر بھی ایکروز کوئی اور روے گا
اسکے لئے بھی نوحہ گر ایک اور ہوئیگا

صبر و شکیبائی

خالی زمانہ حادثہ سے کوئی دم نہین
دنیا ہی جائے رنج و الم کس کو غم نہین

کیا کہئے اہل صبر کے جو جو ثواب ہین
یہ لوگ اہل دین بھی انتخاب ہین

یہ ہین خدا کی راہ پہ رحمت سے ہین قریب
بھیجا درود انپہ خدا نے زہے نصیب

مجکو ثواب رنج و بلا پر نظر نہین — محنت کا جو کہ اجر ہے اُس کی خبر نہین
کرتا یہ آرزو جو سمجھتا ثواب کو — راہ خدا مین جسم مرا پارہ پارہ ہو
کیا کیا نہ اہلبیت پہ جور و ستم ہوا — پر ایک شمہ صبر مین اُنکے نہ کم ہوا
آقا وہ ہین تمہارے تم اُنکے غلام ہو — لازم ہے تمکو اُنکی اطاعت تمام ہو
وہ صبر تو محال ہے پر کچھ تو کیجئے — دلکو تسلی انکی مصیبت پہ دیجئے
تنہائی حسینؑ کرو بیکسی مین یاد — زہراؑ کا فقر و فاقہ کرو مفلسی مین یاد
جسکا کہ مر گیا ہو کوئی نوجوان پسر — ہمشکل مصطفےٰ پہ اُسے چاہیے نظر
شہکو بھی بہت تھا وہ پیارا امام کو — ہرگز نہ تھا فراق گوارا امام کو
نانا کے جب جمال کے ہوتی تھی آرزو — دل بھر کے دیکھتے تھے تب اکبرؑ کا حسن و رو
معلوم ہے کہ چرخ نے آخر کو کیا کیا — ایسے پسر کو باپ سے رن مین جدا کیا
سینہ پہ نیزہ کھا کے گرا شہ کے سامنے — اکبر کے غم مین کیا ہی کیا صبر امام نے
کیا گذری کربلا مین جناب حسینؑ پر — رکھتا ہے ایسے صبر کی طاقت کوئی بشر
ہو وین شہید راہ خدا مین اگر ہزار — سب کا ثواب دیتا صابر کو کردگار
رونے سے پیٹنے سے نہ آئیگا جو گیا — وہ بھی گیا ثواب بھی رونے سے کھو گیا
کب ہے روا کہ ہاتھ اٹھائین ثواب سے — مطلب بھی کچھ نہ ہاتھ لگے اضطراب سے

نصائح متفرقہ

مومن سے کر خطاب سلام علیک کا — ۱ — واجب سمجھ جواب سلام علیک کا
لازم ہے آدمی کو کہ حق کیطرف رہے — ۲ — لفظا سنت سے حق نہ کسی کا تلف کرے

سینہ مثال آئینہ کے صاف چاہیئے ۔ اپنا ہو یا کہ غیر ہو انصاف چاہیئے

ہوتا ہے عدل و داد سے عالم کا بندوبست ۔ انصاف شیوہ ایست کہ بالاے طاعت ست

جو مسئلہ کہ پوچھے کوئی تجھ سے آن کر ۔ گر ہووے تجھکو علم تو اس کا بیان کر

بے علم اجتہاد کے فتویٰ روا نہین ۔ کہدے یہ صاف صاف کہ مین جانتا نہین

جرأت نکر کہ اسمین بہت خوف و بیم ہے ۔ خالق پہ افترا ہے گناہ عظیم ہے

ذلت اگرچہ ہوئے یہ فتویٰ نہ دیجیئے ۔ پیش خدا تو آپ کو رسوا نہ کیجیئے

ہرگز نہ بول جھوٹ مگر خوف و بیم مین ۔ لعنت ہے کاذبون پہ کتاب کریم مین

دنیا مین راستی کا ضرر جو اٹھائیگا ۔ سچ بولنے کا نفع قیامت مین پائیگا

دولت جو مکر کیجیئے تب ہاتھ آتی ہے ۔ دنیا بغیر زور کے کب ہاتھ آتی ہے

ملتا ہے راستی سے بھلا مال زر کہان ۔ سیدھا ہی گو چہ سرو و لیکن ثمر کہان

عقبیٰ مین راستی کا ثواب عظیم ہے ۔ دین کی صراط معنوی مستقیم ہے

مومن کو اہل دین کا دیدار چاہیئے ۔ تب تین روز گذرین تو اکبار چاہیئے

ہر وقت آدمی کو خدا کا ظہور ہے ۔ نزدیک ہے وہ گرچہ بشر اس سے دور ہے

گردن کی رگ سے اور قریب اسکی ذات ہے ۔ دو کاتب عمل ہین کہ انکا بھی ساتھ ہے

جو چیز دل مین گزری وہ معلوم ہو گئی ۔ جو بات منھ سے نکلی وہ مرقوم ہو گئی

لازم ہے بس سمجھ کے کرے بات آدمی ۔ یاد خدا مین محو ہو دن رات آدمی

سنتا ہے وہ بعید کی بھی اور قریب کی ۔ وہ بات کر کہ جسمین رضا ہو حبیب کی

بیجا نہ کہہ کہ دین مین آجائے کچھ خلل ۔ شاعر کا شعر خوب ہی لکھتا ہون برمحل

کم حرف زن کہ خاطر دلدار نازک است ۔ بار گہر نمیکشد این تار نازک است

ہر جا پہ استخارہ کی ہے مصلحت عیان ۔ مومن کے واسطے نہین کچھ حاجت بیان
ہر بات مین وجود پہ اُسکے اشارہ ہے ۔ شاہد علوم غیب پر اک استخارہ ہے

حق مان کا اے عزیز ادا کیا کریگا تو ۔ جو کچھ سلوک اُس نے کیا کیا کریگا تو
کیسے دُکھون سے مان نے تجھے پرورش کیا ۔ بچپن ہو کے چین سراسر تجھے دیا

جیسا خدا کا شکر ہے اُسکا بھی شکر کر ۔ قرآن مین جو کہ حکم ہے تجکو نہین خبر
مومنکا ذکر خیر مناسب ہے پشت پر ۔ غیبت نکیجئے کہ زنا سے بھی ہے بتر

یہ ہے عجب گناہ کہ جس مین مزا نہین ۔ مردے کا گوشت کھائیے ہرگز روا نہین
خود تو گناہگار ہین اور انکو کیا کہین ۔ ہم سب سے بدتر آپ ہین کسکو برا کہین

غیبت سے جز گناہ تجھے کچھ نہین وصول ۔ جسکو بُرا کہا ہے ثواب اُسکو ہے حصول
جو جو کہ کام تو نے کئے ہین ثواب کے ۔ غیبت جو کی ثواب گیا تیرے ہاتھ سے

اچھا رہا وہ جسکو کہ تو نے کہا بُرا ۔ ملجائیگا ثواب اُسے تیرے کام کا
حسرت کی جا ہے اپنے لئے کانٹے بوئیے ۔ نیکی کا جو ثمر ہے بدی کر کے کھوئیے

کرتا رہ اے عزیز عیادت علیل کی ۔ یہ راہ ہے حصول ثواب جزیل کی
اللہ کی خوشی بھی مراد اُس سے ہوتی ہے ۔ آپسمین دوستی بھی زیادہ اسی سے ہوتی ہے

آتی ہے یاد دیکھ کے بیمار کو اجل ۔ ہوتی ہے خوف مرگ سے کچھ رغبت عمل
کرتے ہین شکر اسکا کہ بیمار ہم نہین ۔ گو مال و زر نہوے یہ نعمت بھی کم نہین

بیہودہ اے عزیز نہ دن رات صرف کر ۔ تحصیل علم و فضل مین اوقات صرف کر
پر علم بھی وہ علم کہ جس سے معاد ہو ۔ حق بات کا یقین ہو زاد المعاد ہو
وہ علم جس سے پیش خدا احترام ہے ۔ تفسیر ہے حدیث فقہ و کلام ہے

بیفائدہ ہے جفر و رمل کیمیاگری
علم نجوم و فلسفہ و سحر و ساحری

تاریخ کا بھی علم مفید اس قدر نہین
مشہور ہین کتابین مگر معتبر نہین

تاریخ ہو حدیث کی رو سے تو خوب ہے
جیسے کہ ہے بحار و حیات القلوب ہے

ہرگز نہ صوفیون کو سمجھنا خدا طلب
مثل مجوس اور بفضل رہے ہین سب کے سب

ہین برخلاف حق کے فروع و اصول مین
لعنت ہے صوفیون پہ کلام رسول مین

بیزار ہین آئمہ دین انکے دین سے
حاصل سوائے کفر نہین انکے دین سے

کہتے ہین بد یہ اپنے تئین ہین اُریب سے
تا آدمیکو دام مین لائین فریب سے

عورت کو چاہیے کہ بہت باحیا رہے
پردہ کرے حجاب کرے پارسا رہے

نامحرمونکے پاس نہ جائے کسی طرح
آواز غیر کو نہ سنائے کسی طرح

باہر نہوئے حکم سے شوہر کے ایکدم
مان باپ کے بھی گھر مین نہ از خود کبھی قدم

سنت روا بغیر اجازت اُسے نہین
فرض خدا مین اذن کی حاجت اُسے نہین

مکر و فریب و کذب و تکبر گناہ ہے
بدکاری اور غضب ہے خدا کی پناہ ہے

حسن و جمال کیا ہے جو بیجا نظر گئی
موتی کی آب چشم زنان مین اُتر گئی

دم بھر مین جاتی رہتی ہے لذت گناہ کی
تلخی رہی ہمیشہ عذاب آلہ کی سو

شوہر سے بخشوائے اگر کچھ خطا ہوئی
اُسکی نجات ہوگی جو اسکی رضا ہوئی

شوہر کی ہے خوشی مین سراسر خوشی خوشی
مان باپ خوش خدا کی خوشی خلق کی خوشی

چوری چھپے سے جس نے کیا مطمین نہین
دھڑکا لگا ہوا ہے کہ ظاہر نہو کہین

اُس سے تو درد عشق کا ہے چین خاک ہے
شوہر سے خوفناک کا ہے خوفناک ہے

سمجھے ہے جسکو دوست ہے شیطان کا بالکا
دشمن ہے آبرو کا وہ ہے دوست مال کا

سمجھا ہوا ہے دوست بھی احمق نہیں کوئی
شوہر کی اپنے جب بنی ہمسری کبھی

کیا جانتا نہیں ہے کہ یہ چشم خیرہ ہے
اس سے نہ ہوگا دور جو اسکا وتیرہ ہے

کھاپی کے جلد قصد کریگا جدائی کا
پھینکے گا دور جیسے کہ ڈونا مٹھائی کا

دے دے کے مار ڈالے تو اسکا ضرر ہے کیا
جسکو خدا کا خوف نہیں اسکو ڈر ہے کیا

کیا فائدہ ہے طول سے یہ فعل ہے حرام
اشراف زادیونکا یہ ہرگز نہیں ہے کام

اکثر رذیل قوم کو بھی اس سے ننگ ہے
بی بی نہیں ہے کسبی ہے جسکا یہ ڈھنگ ہے

لازم ہے مرد کو بھی کہ پرہیزگار ہو
عورت کے دیکھنے سے یہ خود برکنار ہو

انجام اس نظر کا گناہ کبیر ہے
آلودہ ہے یہ زہر سے شیطان کا تیر ہے

عورت جو اجنبی ہو تو اس سے کنارہ کر
ہرگز نہ اسکو دیکھ نہ اسکو اشارہ کر

ڈالی نگاہ تو نے جو عورت پہ غیر کی
تیرونکا خاک تو وہ بنا خاک سیر کی

لازم ہے گرچہ فکر تلاش معاش مین
لیکن بہت خراب نہوے تلاش مین

پیدا کرے حلال سے روزی عیال کی
وجہ حرام سے نہ کرے فکر مال کی

تدبیر جب موافق تقدیر ہوتی ہے
ترکیب پاکے نسخۂ اکسیر ہوتی ہے

محتاج ہے تو سعی کرے اور دعا کرے
بیمار ہے دعا بھی کرے اور دوا کرے

مومنکو چاہیے کہ طریق رضا پہ ہو
کوشش کرے ولیک توکل خدا پہ ہو

تسلیم و صبر وقت تباہی ضرور ہے
نعمت ملے تو شکر الٰہی ضرور ہے

عصیان سے چاہیے کہ بہت اجتناب ہو
ہر سانس خدا کا حیا و حجاب ہو

رکھے قدم سمجھ کے ہر اک کاروبار مین
جیسے کہ کوئی راہ چلے خارزار مین

منزل بہت [illegible]
گر رند سو رہا ہے کہ اپنی خبر نہین

برباد ہو کے خاک کمایا یہ کیا کیا
جاتی ہے عمر جیسے کہ باد صبا چلے
کیا کیا ہوا ہے ہمسے نہیں یاد اپنے کام
لذت جو تھی گناہ کی دم بھر میں مٹ گئی
سمجھا ہے کیا گناہ کو رکھ یاد زہر ہے

کھو بیٹھے ہائے عمر کا مایہ یہ کیا کیا
آئے تھے کس لئے سو یہان کر کے کیا چلے
لکھے ہوئے ہین نامۂ اعمال مین تمام
تلخی جو اسکی ہے وہ قیامت تلک رہی
کر توبہ اسکے لیے فادزہر ہے

ذکر توبہ

ہے بوجھ تیری پشت پہ جرم و گناہ کا
جانا ہے اُس جگہ کہ کبھی تو گیا نہین
معلوم کچھ نہین کہ وہان تجھپہ کیا بنے
درپیش وہ سفر ہے کہ دور و دراز ہے
توبہ کی ماہیت سے تو آگاہ ہی نہین ہو
کر اعتقاد دل سے کہ جسنے برا کیا
لازم ہے ندامت و فریاد و آہ ہو
توبہ زبان سے کرتا ہی جرم و خطا کے گیا تھا
کفارہ جس گناہ کا واجب ہو دیجئے
واجب جو ہوئے ایسا کہ جنکی قضا نہین
گالی کسی کو دی ہو تو کہہ تو بھی مجھکو دے
گر بیگنہ کو قتل کیا ہے غضب کیا

جانا ہے دور و یہان نہین زاد راہ کا
تنہا چلا ہے ساتھ کوئی آشنا نہین
کوئی نہین شریک اگر تجھ پہ آ بنے
پر شکر ہے کہ توبہ کا دروازہ وا ہے
توبہ فقط اتوب الی اللہ ہی نہین ہے
کسکا عدول حکم کیا ہاے کیا کیا
ہو عزم یہ کہ اب نہ پھر ایسا گناہ ہو
ہرگز نہین یہ توبہ ہنسی ہے خدا کیساتھ
جس فعل کی قضا ہو قضا اسکی کیجئے تو
تدبیر اسکی آہ و فغان کے سوا نہین
مارا ہو گر کسی کو تو کہہ مجھکو مار لے
کیا ہے جواب حشر گر اس نے طلب کیا

وارث سے اُس کے کہہ تو کہ اب مجھکو قتل کر   یا بخش دے گناہ کو یا لے عوض مین زر
بے اذن جو لیا ہے تو فی الحال دے اُسے   باقی نہو تو اُسکی عوض مال دے اُسے
غیبت کسیکی کی ہو تو پھر اُس سے بخشوا   آپ اُسکی مغفرت کے لئے مانگ تو دُعا
حق جسکا رکھ لیا ہے عنایت کر اب اُسے   گمرہ جسے کیا ہے ہدایت کر اب اُسے
فضل خدا پہ رکھ تو نظر اے گناہ گار   رحمت سے اُسکی یاس نہو تجکو زینہار

حکایت

سابق مین ایک شخص گنہ گار تھا بڑا   کرتا تھا قتل خلق کو بے جرم و بےخطا
ظاہر ہوا فساد بہت اُسکی ذات سے   ننانوے شہید ہوئے اُسکے ہاتھ سے
جب نشاء خمار سے ہوشیار کچھ ہوا   خواب گران جہل سے بیدار کچھ ہوا
پوچھا بتاؤ عالم دین کون ہے یہان   داناترین روے زمین کون ہے یہان
لوگون نے اُسکو نام کسیکا بتا دیا   راہب تھا کوئی دیر مین اُسکا پتا دیا
پھونچا جو اُسکی خدمت عالی مین خستہ حال   اظہار حال کرکے لگا کرنے یہ سوال
ہر چند روسیاہ یہ عبد ذلیل ہے   توبہ قبول کرنے کی کوئی سبیل ہے
اُس پارسا کے مُنھ سے یہ نکلا کہ اے جہول   تجھسے گناہگار کی توبہ نہین قبول
آیا جو اُس عزیز کو طیش اس کلام سے   اُسکا بھی سر بدن سے اُتار احسام سے
سو آدمی تمام کیے اُس نے جب تمام   پوچھا کہ کوئی اور ہے دانا ترا نام ؟
تھا ایک مرد عالم و دانا ے روزگار   آوازہ اُسکا سُنکے گیا با دل فگار
مقصود پہلے کہنے سکے حال تباہ کی   تجھے سبیل توبہ و عذر گناہ کی

اُس نے کہا کہ توبہ کا مانع کوئی نہین — یہ شاہراہ بند ابھی تک ہوئی نہین

عازم فلانے شہر کا ہو کر یہان سے جا — اُسجا یہ جا کے عفو کی کر حق سے التجا

پھر عزم اس بلد کا وہان سے نہ کیجیو — ذکر خدا کو ورد زبان سے نہ کیجیو

القصّہ جلد اُس نے وہان سے سفر کیا — اثنا مین اس سفر کے جہان سے سفر کیا

عاصی کی دل مین حسرت جانکاہ رہ گئی — یعنی بقدر نصف کے وہ راہ رہ گئی

نازل ہوے تب اُسپہ فرشتے عذاب کے — رحمت کے بھی ملائکہ آئے شتاب سے

پہلے تو سب ملائکہ رحمت نے یون کہا — توبہ کو یہ چلا تھا اگرچہ یہین رہا

لازم نہین ہے اب کہ ملامت کرین اُسے — دو ہمکو تاکہ داخل رحمت کرین اُسے

پھر یون کیا ملائکہ قہر نے کلام — کی اس شقی نے عمر گنہ مین بسر تمام

توبہ ابھی نکی تھی کہ آئی اجل اُسے — ہرگز نہ ہوگی اُسکو رہائی عذاب سے

اتنے مین اک فرشتہ کہ تھا صورت بشر — حکم خدا سے اُسکا وہان پر ہوا گذر

جاپا انھون نے قصہ کو فیصل کرے وہی — مشکل پڑی جو آنپہ اُسے حل کرے وہی

اُس نے کہا کہ ناپو تو کتنی ہے یہ زمین — دیکھو تو نصف راہ یہ آیا ہے یا نہین

ناپی گئی زمین تو ثابت ہوا اُسے — بالشت بھر زیادہ یہ آیا ہے نصف سے

بس اُسکا نامۂ عمل زشت دھو گیا — نیکون مین صالحون مین وہ محسوب ہو گیا

تنگئ قبر و ظلمت برزخ سے بچ گیا — رحمت ہوئی وہ اُسپہ کہ دوزخ سے بچ گیا

اُسکو زیارت علماء کی اُمید تھی — اُنکے سبب سے عفو خطا کی اُمید تھی

ہرچند آرزو مین وفات اسکی ہو گئی — برکت سے عالمون کے نجات اُسکی ہو گئی

مناجات

سیّد بس اب خدا سے مناجات کیجیے
رو کر دعاے عفو خطیات کیجیے

یارب اگرچہ آپ سراسر خطا ہوں مَیں
صحبت مین اہل علم کی اکثر رہا ہون مین

مین ہون اگر ذلیل یہ رکھتے ہین آبرو
مین ایک مشت خاک ہون پر ہے کریم تو

میرے گناہ بخشدے اُنکے طفیل سے
بچائے جسطرح خس و خاشاک بیل سے

اے خالق زمین و زمان شاہ لم یزل
رکھتا نہین ہون لائق درگاہ کچھ عمل

مانگا جو مینے تیری طرف سے عطا ہوا
جو تیرا حکم تھا نہ وہ مجھ سے ادا ہوا

ہر چند نامہ میرا خطا سے سیاہ ہے
جو کچھ کیا ہے مینے سراسر گناہ ہے

اپنے گناہ و جرم سے مین شرمسار ہون
تیری نگاہ لطف کا امیدوار ہون

لوگ اپنے حسن ظن سے سمجھتے ہین متقی
ہر چند مین ذلیل ہون عزت یہ تونے دی

یارب بحق احمدؐ مختار رحم کر
یارب بپاس حیدر کرار رحم کر

آنا ہیں پاے پاک پیمبرؐ کے واسطے
خون سر مبارک حیدرؑ کے واسطے

از بہر درد بازوے مجروح فاطمہؑ
از بہر ہر دو سبط نبیؐ زوج فاطمہؑ

مت ہانک اپنے در سے مجھے دربدر نہ کر
محشر کے روز خلق مین رسوا نہ کر مجھے

عزت جو تیرے پاس مجھے ملتی اے خدا
ذلت اگر جہان مین ہوتی تو غم نہ تھا

کوئی سبیل ترکہ تو اکرام کی نہین
عزت ملی جہان مین تو کچھ کام کی نہین

کیا تجھپہ حق ہے میرا کہ تجھسے دعا کرون
توبہ اگر قبول نہوئے تو کیا کرون

ہان عترت رسول کا مین دوستدار ہون
اسمین جو ہو نجات تو امیدوار ہون

مجھسا گناہگار نہ اور اے کریم ہے	تجھسا نکوئی اور غفور الرحیم ہے
یا رافع السماء و یا سامع الدعا	یا دافع البلاء و یا واسع العطا
یا عالم الغیوب و یا کاشف الکروب	یا ساتر العیوب و یا غافر الذنوب
رحمت تری عمیم ہے احسان ترا قدیم	محروم تیرے در سے کہاں جاؤں اے کریم
پیدا کیا ہے تو نے بلا اشتراک غیر	آغاز تھا بخیر اب انجام ہو بخیر

تمت

فہرست کتب

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
دینیات کی پہلی کتاب	۲/	بعد حمد ہندی	۲/
امامیہ ریڈر	۴	مفتاح الہدایہ علیہ مولانا سید ناصر حسین صاحب قبلہ مدظلہ	۵/
العقائد	۶/		
مفاتیح الجنان علیہ سرکار مولانا السید محمد باقر صاحب قبلہ مدظلہ	۱۲/	ریاض المناقب	۲/
		انیس المناقب	۲/
خلاصہ جامع عباسی علیہ سرکار موصوف	۶/	جوش ماتم	۶/
		دعائے مشلول	۲/
ہفت بند ملاشی	۱۰/	حدیث کساء	۲/

غلطنامہ بنیاد اعتقاد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۷	عصت	عصمت
۴	″	خیر	چیز
″	۱۴	عنیت	عینیت
۱۰	۱۸	زارین	نمازین
۱۱	۱	اُن سے	اس نے
″	۱۳	عمر کے	عمر سے
۱۳	۶	ہلایاڈارڑہی کو	ہلایا تھاڈاڑہی کو
″	۱۳	کو کی	کوئی
۱۵	۴	پایئں	پائے
۱۷	۱۵	.بوخلیفہ	.بوحنیفہ
۱۸	۱۲	یہ تکرا.ر	بہ تکرار
″	۱۳	لیکن یہ اسکو	لیکن نہ اُسکو
″	۱۶	ذکر خدا کا	ذکر خدا مین
۱۹	۱	مُبتلائے	مُبتلا
۲۸	۶	اُسکا نے	اُسکا زہے
۳۷	۵	جنگی	حبُب کی

مختصر فہرست کتبخانہ تجارتی سید ریاض الحسن موسوی تاجر کتب چوک لکھنؤ

تحفۃ العوام معتبر۔ مصدقہ حضرت بحر الذخار
آقائے سید محمد باقر صاحب قبلہ مدظلہ عہ

مفاتیح الجنان علیہ سرکار موصوف ۱۲ ر

وظائف الابرار در وظائف ۸ ر

زین المتقین اردو وظائف ۔ے ر

زاد المعاد باترجمۂ فارسی ۔ے ر

دعاے نور خوشخط کاغذ سفید ۲ ر

حدیث کساء مترجم بترجمہ اردو ۲ ر

دعاے مشلول ″ ۲ ر

دعاے سباسب ″ ۲ ر

اعمال عاشوراء و اربعین ″ ۲ ر

دعاے کمیل ″ ۲ ر

ریاض المناقب ″ ۲ ر

نذر صادق متعلق ۲۲ رجب کے دعا نذر و معجزہ وغیرہ ۱ ر

انیس المناقب شہنشاہان سخن بالا...
و حضرت نفیس اعلی اللہ مقامہم کے عجب...
غریب اثرات کے مناقب......

ریحان غم مجموعہ مراثی جدید جناب
میر وحید صاحب طاب ثراہ

جوش ماتم حصہ اول ۳ ر حصہ دوم ...

بعد حمد ہندی

ہفت بند ملا کاشی

امامیہ ریڈر ۔ نو تالیف بطرز جدید...
کے لیے یہ رسالہ نہایت مفید...
طلب فرمائیے

دینیات کی پہلی کتاب
مولوی فرمان علی صاحب...
قیمت

سید ریاض الحسن موسوی تاجر کتب چوک لکھنؤ